

عبرانیوں، چھٹا باب³

HEBREWS, CHAPTER SIX ³

صبح بخیر، دوستو۔ یہاں موجود ہونا اعزاز کی بات ہے۔ اور۔ اور ہمارے پاسٹر کی طرف سے اس عظیم تعارف کو پورا کرنے کیلئے یقیناً ایک اصل زندگی کی ضرورت ہوگی، کیا ایسا نہیں ہوگا؟ اسیلئے ہم خُداوند کی تعریف کرتے ہیں اُس کی اُن تمام عظیم شفا بخش قدرت اور اُس کے رحم کیلئے جو اُس نے تمام برسوں کے دوران ہم پر کیا ہے۔

اب مجھے کچھ اعلانات کرنے ہیں۔ پہلا یہ ہے کہ، ہم، یعنی بھائی ووڈ اور بھائی رابرٹسن، ہم آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے ہمارے محفوظ سفر کیلئے ہمیں دُعاؤں میں یاد رکھا۔ بہت ہی جلد ہی وقت تھا؛ میرے خیال سے، چار یا پانچ دن لگے، اور پھر دوبارہ محفوظ طریقے سے واپس آئے گئے ہیں۔ پس خُدا نے ہمیں برکت دی۔

(506) پس اب، جبکہ ہم اعلان کر رہے ہیں کہ بھائی گراہم سنیلنگ کی، بیداری کی عبادت، جاری ہے، اور یہ۔ یہ بریگیم ایونیو کے، مقام پر..... یہاں شہر میں ہے۔ اور اس آنے والی بدھ کی رات..... اور کل مجھے، جنازے کے بعد جانا بھی ہے، جس کا اعلان میں تھوڑی دیر میں کروں گا۔ اور بدھ کی رات کے بارے میں ہم آپ کو خبر دیں گے۔ بھائی گراہم اور اس کی عبادت ختم ہونے سے پہلے، ہم سب، ایک وفد کی صورت میں جانا چاہتے ہیں۔ اور ہم کوشش کریں گے کہ پوری کلیسیا کو اکٹھا کریں، اگر ہم کر سکے، تو ایک وفد کی صورت میں جائیں گے، تاکہ بھائی گراہم کی عبادت میں شرکت کر سکیں۔

(507) اور، اب، آج۔ آج سہ پہر چارلس ٹاؤن میں انڈر ٹیکر کے مقام پر، ایک۔ ایک عورت مسز، کول ون پڑی ہوئی ہیں، جو کئی سال پہلے اس چرچ میں آئی تھی، تب وہ کچھتر برس کی تھی، وہ کل

وفات پاگئی ہیں اور خُدیوے کے پاس چلی گئی ہیں۔ پیر کے روز اُن کے جنازہ میں، رپورٹنگ کمپنی خُدا کا کلام پیش کریں گے، کئی سال پہلے، وہ پورٹ فلٹن میں، ایک میتھوڈسٹ چرچ کے۔ کپاسیان ہوا کرتے تھے، اور وہ اُن کے قریبی دوست تھے۔ پس، پیر کے روز، ڈیڑھ بجے، چارلس ٹاؤن انڈیانا کے عبادت خانہ میں یہ عبادت ہوگی، اور میں وہاں اُن کی۔ کی مدد کیلئے موجود ہوں گا۔ اور آپ سب جو کول ون خاندان کے دوست ہیں، میرا خیال ہے، کہ آپ اُن سے ضرور ملنا پسند کریں گے..... اور تسلی کا سبب بنیں گے۔ کیونکہ ہم سب جانتے ہیں کہ یہ کیسا معاملہ ہوتا ہے، ہم سب، خود بھی، اسی صورت حال سے دوچار ہیں، اور جانتے ہیں کہ کسی عزیز کو کھو دینا کیا معانی رکھتا ہے۔ اور چنانچہ ہم..... بلکہ وہ۔ وہ چارلس ٹاؤن، انڈیانا کے، عبادت خانہ میں پڑی ہوئی ہیں۔ اگر آپ آج سہ پہر وہاں پر جائیں گے، تو، مجھے یقین ہے، کہ کول ون خاندان کو تسلی ملے گی۔ اُن کے بہت سے لوگ ابھی تک اس ٹیئر نیکل میں آتے ہیں۔ اور، میں نے، اس خاندان کے، نکاح بھی کئے ہیں، اور جنازے بھی کیے ہیں، اور پتھے بھی دیئے ہیں۔ اور مسٹر گرے سن، جو یہاں ہمارا ہمسایہ ہوا کرتے تھے، اب وہاں تدفین کا کام سرانجام دیتے ہیں۔

(508) اور اب، آج رات، اگر خُداوند کی مرضی ہوئی، تو آج رات ہم اس سبق کو وہیں سے شروع کریں گے، جہاں سے ہم آج صبح اسے چھوڑیں گے، اور یہ عظیم مطالعہ ہے جو مطالعہ اب ہم کر رہے ہیں۔ اور پھر میرا خیال ہے کہ یہی اعلانات تھے، جہاں تک کہ۔ کہ مجھے۔ مجھے معلوم ہے۔ اب، آئندہ بدھ کی رات کو، ہم اعلان کریں گے کہ ہم کب بھائی گراہم کے پاس جائیں گے۔

(509) اور ہم تمام نئے لوگوں کو اپنے پھاٹکوں میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہم آج صبح آپ کو یہاں دیکھ کر بہت خوش ہیں، اور دُعا گو ہیں کہ خُدا بہتات، اور کثرت سے، آج آپ کو اس اجتماع میں برکت بخشے۔

(510) بھائی کوکس نے ابھی مجھے بتایا ہے کہ لوگوں سے خطاب کرنے کا سسٹم اس وقت اتنا اچھا نہیں چل رہا ہے۔ یہ شاید، موسم کی وجہ سے ہے، کہ اسپیکروں کے اندر زیادہ نمی چلی گئی ہے۔ اور وہ آغاز ہی سے، اتنے اچھے نہیں تھے، پس یہی وجہ ہو سکتی ہے۔

(511) میں یہاں ایک جانی پہچانی بہن کو، بہن آرگن برائٹ کو بیٹھے ہوئے دیکھ رہا ہوں، میں..... یہ اچھی اور۔ اور بااخلاق بات نہیں، کہ اس طرح پوچھا جائے، بھائی آرگن برائٹ جب سے گئے ہیں کیا آپ کو ان کی کوئی خبر ملی ہے؟ مجھے بہت اشتیاق ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے ان کی طرف سے ہمیں کچھ سننے کو ملے۔ وہ اور بھائی ٹومی بکس اور پال کین، جرمنی اور سوئٹزرلینڈ میں عبادت کیلئے گئے ہوئے ہیں۔ بہن روتھ، اگر آپ کو کوئی خبر ملے، تو جتنی جلدی ممکن ہو سکے، مجھے فوراً اطلاع دیں۔

(512) اب، اس چھوٹے ٹیبرنیکل کی رکنیت نہیں لینی پڑتی، بلکہ یہ ہماری رفاقت ہے۔ ہمارا مسیح کے علاوہ کوئی عقیدہ نہیں ہے، اور محبت کے علاوہ کوئی قانون نہیں ہے، اور بائبل کے علاوہ کوئی کتاب نہیں ہے۔ صرف یہی ایک چیز ہے جسے ہم جانتے ہیں، یہی ایک کتاب ہے جسے ہم جانتے ہیں، اور یہی کچھ ہمارے پاس ہے۔ پس مسیح یسوع کا خون ہمیں تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے، پس ہم ایک دوسرے کے ساتھ، اور سب کے ساتھ رفاقت رکھتے ہیں۔

(513) میں آج صبح، غور کر رہا تھا، اور آپ میں سے کچھ لوگوں نے ایک بھائی کو دُعا کرتے سنا تھا۔ چنانچہ، وہ کیتھولک تھا، یا پہلے کیتھولک تھا۔ پس ہمارے پاس مختلف قسم کے لوگ آتے ہیں۔ کچھ دیر پہلے، مجھے ایک مینوناٹ بھائی سے مصافحہ کرنے کا، شرف حاصل ہوا، وہ یہاں پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور خواہ کوئی مینوناٹ سے، یا میتھوڈسٹ سے، یا پینٹسٹ سے، یا کیتھولک سے ہو، جو بھی چاہے، وہ یہاں آسکتا ہے۔ ہم خُدا کے کلام کی برکات پر رفاقت کرتے ہیں۔ پس، یہاں یہوداؤنٹس اور دیگر مختلف قسم کے لوگ، مختلف تنظیموں سے آکر بیٹھے ہوئے ہیں۔

(514) میں مغرب سے پیار کرتا تھا (خیر، اب بھی پیار) کرتا ہوں۔ میں گھوڑوں اور مویشیوں سے پیار کرتا ہوں۔ میری پرورش فارم میں ہوئی، اور میں۔ میں اس سے پیار کرتا ہوں۔ ہم جانوروں کو پھرانے لیکر جاتے تھے، اور میں ان کے ساتھ ہوتا تھا۔ اور ہم باڑ لگا کر رکھتے تھے۔ مجھے اندازہ نہیں ہے کہ آپ مشرقی لوگ باڑ لگانے کا مطلب جانتے ہیں، یا نہیں جانتے۔ جب جانوروں کو جنگل میں لیکر۔ لیکر جاتے ہیں، تو وہ باڑ لگاتے ہیں تاکہ وہ کہیں نکل نہ جائیں، اور باڑے میں واپس آجائیں۔ ورنہ وہ اُس چارے کو بھی کھا جائیں گے، جو سردیوں کی خوراک کیلئے اُگایا جاتا ہے۔ اور پھر پہاڑوں

کے اوپر بھی، باڑیں بنائی جاتی ہیں، جہاں وہ بہت سے نروں اور مادہ وغیرہ کو، الگ کر کے رکھتے ہیں۔ اسے باڑ کہا جاتا ہے۔ لیکن سب سے بڑی باڑ وہاں ہوتی ہے جہاں مویشیوں کے گزرنے کے دوران محافظ کھڑا ہوتا ہے۔

(515) اور اب میں نے وہاں، بہت دن گزارے ہیں، میں وہاں اپنی کاٹھی پر بیٹھ جاتا تھا، اور اُن مویشیوں کے گزرتے ہوئے نگرانی کرتا تھا۔ وہاں مختلف قسم کے برینڈز داخل ہوتے تھے۔ اُن میں سے کچھ ”ڈامنڈ کہلاتے تھے۔“ اور اُن میں سے کچھ کو ”بار ایکس کہا جاتا تھا۔“ اور کچھ اور تھے..... جبکہ ہمارا ”ٹرائی پوڈ تھا“، جیسے بوئے سکاؤٹ کا نشان ہوتا ہے۔ اور پھر، اس کے بعد، گھوڑوں کے اوپر، ”ٹری ٹریک کا نشان“، ہوتا تھا۔ اور اُن کے پاس مختلف قسم کے برینڈز ہوتے تھے، تاکہ۔ تا کہ جب وہ اپنے مویشیوں کو باہر لے کر جائیں تو اُن کو پہچان سکیں۔

(516) اب، محافظ کو اُن کے برینڈ سے کوئی خاص دلچسپی نہیں ہوتی تھی، لیکن دیکھیں، اُسے ہر جانور کے کان میں لگے ٹیگ سے دلچسپی ہوتی تھی۔ اسلئے جو بھی اندر جاتا تھا، اُس کا برینڈ چاہے کچھ بھی ہوتا تھا، اگر اُس کا خالص نسل والا ہیر فورڈ ہونا ضروری تھا۔ جب تک وہ خالص نسل والا ہیر فورڈ نہیں ہوتا تھا وہ اندر نہیں جاسکتا تھا۔ اور اُس کا رجسٹرڈ شاک ہونا ضروری تھا ورنہ وہ داخل نہیں ہو سکتا تھا۔

(517) میرا خیال ہے، کہ جب کسی دن خُداوند آئے گا، تو اُسے اس سے کوئی سروکار نہیں ہوگا کہ ہم کونسا برینڈ پہنے ہوئے ہیں، بلکہ صرف اس سے سروکار ہوگا کیا ہم نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں۔ یہ درست ہے۔ یہ مسیح کا شاک ہے۔ خون کا ٹیسٹ ثابت کر دے گا، کہ ہم سب مسیحی ہیں۔ اور اگر ہمیں وہاں اس طرح کے ہونا ہے، تو ہمیں یہاں اُس طرح کا بننا پڑیگا۔ کیا آپ ایسا نہیں سوچتے ہیں؟ یہی طریقہ ہے، اسی لئے ہم مختلف کلیسیاؤں سے آنے والی رفاقت کو سراہتے ہیں۔

(518) اب ہم عبرانیوں کی اس بابرکت کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ ایک بھائی تو اتنا زیادہ محفوظ ہوا ہے وہ ٹیپوں کو لے گیا ہے اور ان پیغامات کی کتاب تیار کر رہا ہے۔

(519) اب ہم بہت جلد، گیارہویں باب پر، آنے والے ہیں۔ ہم اُمید کرتے ہیں موسم سرما، گیارہویں باب پر گزرے گا۔ کیونکہ ان سب کرداروں کی خاطر، ہمیں پیچھے کتاب میں جانا اور پھر

تمام نوشتوں کو باہم جوڑنا ہوگا۔ میں ایسا کر رہا ہوں۔ میں ان میں سے کچھ پر، ابتدائی ابواب میں سے، پوری کتاب کو یکجا کرنے کی، کوشش کر رہا ہوں۔ پس، دیکھیں، کلام کلام سے ثابت ہونا چاہیے۔

(520) اسلئے، اگر کوئی اختلاف موجود ہے، یا کسی کے خیال کے مطابق کلام کے کچھ حصوں میں اختلاف ہے، تو دیکھیں وہاں کوئی غلطی ہو سکتی ہے۔ لیکن کوئی نوشتہ کسی دوسرے نوشتہ کی تردید نہیں کر سکتا ہے۔ پس۔ پس جہاں کہیں تردید نظر آتی ہے وہ ہمارے دیکھنے کا نتیجہ ہے، ورنہ کلام اپنی تردید نہیں کرتا ہے۔ میں چھیس سال سے، خدا کی خدمت میں ہوں، اور میں نے کبھی، ایک بار بھی، بائبل میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جو دوسری بات کی تردید کرتی ہو۔ اور میں۔ میں ٹھیک طور سے جانتا ہوں کہ ایسا کہیں بھی نہیں ہے۔

(521) آج ہم عبرانیوں کے بابرکت ابواب میں سے، ساتویں باب کا مطالعہ کریں گے۔ اب اگر کوئی ایسا شخص ہو جس کے پاس بائبل نہیں ہے، لیکن وہ ہمارے ساتھ حوالہ جات پڑھنا چاہتا ہے، تو اگر آپ اپنا ہاتھ بلند کریں تو آپ کو بائبل فراہم کر کے ہمیں خوشی ہوگی۔ میں چاہوں گا کہ ایڈلر حضرات میں سے، کوئی، یہاں آجائے اور انہیں لے۔ کیونکہ پیچھے کچھ لوگوں نے ہاتھ بلند کئے ہیں۔ بھائی، آپ کا شکریہ۔ اگر آپ بائبل لینا چاہتے ہیں، تو اپنا ہاتھ بلند کریں، اور وہ آپ تک پہنچا دیں گے۔

(522) اب، صرف ایک ہی طریقہ ہے جس سے کلیسیا بن سکتی ہے، کسی شخص کیلئے ایمان لانے کا بھی ایک ہی طریقہ ہے، اور یہ نہ اُس کی تنظیم کے وسیلے ہے، اور نہ اُس کے الحاق کے وسیلے ہے۔ اور نہ اُس کا ایمان کسی انسان کی تھیولوجی کے نظریہ پر قائم ہونا چاہیے، کیونکہ، بہر حال، وہ بھی انسان ہی ہوتا ہے۔ صرف ایک ہی طریقہ ہے جس سے ایمان اپنی پختہ آرام گاہ تلاش کر سکتا ہے، اور وہ غیر منقولہ ناقابلِ تبدیل خدا کا کلام ہے۔ ”ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے، اور سننا کلام سے۔“ یہ اسی طرح ہوتا ہے۔ اور۔ اور جب ایمان سنتا اور قبول کرتا ہے، تو یہ ہمیشہ کیلئے قائم ہو جاتا ہے۔ پھر چاہے کچھ بھی ہو جائے اسکو کوئی چیز جہنم نہیں دے سکتی ہے، اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیا آتا اور کیا جاتا ہے۔ کوئی بھی چیز اُس ایمان کو تبدیل نہیں کر سکتی ہے۔ ذرا اس بارے میں سوچیں۔ آپ لنگر انداز ہو جاتے

ہیں، اور وقت یا ابدیت، آپ کو بدل نہیں سکتے ہیں۔ آپ ہمیشہ کے لیے لنگر سے منسلک ہو جاتے ہیں، ”کیونکہ خُدا نے، ایک ہی قربانی کے وسیلے، اُنکو جو بلائے گئے، یا پاک کئے گئے ہیں ہمیشہ کیلئے کامل کر دیا ہے۔“

(523) اور ایمان ایک مسیحی کی، ایک ایماندار کی زندگی میں عظیم مقام رکھتا ہے، یہ کچی قبر کے کنارے یا تابوت کے پاس کھڑے ہو کر، بیش قیمت بچے یا اُس پیارے کے بدن کو وہاں دیکھ سکتا ہے جہاں وہ اس زندگی کو چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ یہ عقابی آنکھ کی گہری نظر کے ساتھ، اُس کو دیکھ سکتا ہے جس نے کہا، ”قیامت اور زندگی میں ہوں۔“ ایسے لوگ ماضی کی باتوں کو بھول جاتے ہیں۔ اور اپنی عظیم بلا ہٹ کے نشان کی طرف دُورے چلے جاتے ہیں۔

(524) میں نہایت خوش ہوں کہ خُدا نے ہمیں یہ مہیا کیا ہے، اور ہمارے لیے یہ ایک مفت تحفہ ہے۔ کلیسیاؤں کو ایسا ہونا چاہیے۔ کلیسیاؤں کا مطلب تنظیمیں یا منظم گروہ نہیں ہیں؛ اس کا مطلب، ”ایماندار لوگوں کا، گروہ ہے، جو کلام کی رفاقت میں باہم جمع ہوتے ہیں۔“

(525) پس مقدس پولس اِس عظیم درس کے، پس منظر میں، اور گزشتہ ابواب میں، خصوصی طور پر ہمارے خُداوند یسوع کی اعلیٰ الوہیت اور حقیقت کو بیان کرتا ہے کہ وہ کون تھا۔ مسیح خُدا تھا، اور انسان اسی لیے بناتا کہ انسان اُسے محسوس کر سکے اور اُسے چھو سکے، اور۔ اور اُس کے ساتھ رفاقت کر سکے۔ مسیح، خُداوند یسوع، ایک بدن تھا جس میں خُدا سکونت پذیر تھا، ”خُدا مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہا۔“ پہلا، تیمتھس 3: 16، ”اِس میں کلام نہیں کہ دینداری کا بھید بڑا ہے، یعنی خُدا جو جسم میں ظاہر ہوا۔“

(526) عظیم یہوواہ نیچے اترا اور انسان بن گیا، اور اپنے بیٹے کے بدن میں رہ کر، دُنیا کے ساتھ اپنا میل ملاپ کر لیا۔ وہ خُدا کے علاوہ کچھ نہیں تھا..... مسیح خُدا سے کم نہیں تھا، اور۔ اور خُدا مسیح سے کم نہیں تھا۔ دونوں مل گئے اور الوہیت مجسم ہو گئی، فرشتوں سے کچھ کم ہی تر بنایا، تاکہ وہ دکھ اٹھا سکے۔ فرشتے دکھ نہیں اٹھا سکتے ہیں۔ یسوع ایک مسکن تھا جس میں خُدا نے بسیرا کیا ہوا تھا۔

(527) پس رسولوں کے اعمال کی کتاب سات باب میں، بائبل یوں فرماتی ہے، ”گھروں، اور

نذر۔.....تُو نے قربانی اور نذر کو پسند نہ کیا، بلکہ میرے لیے ایک بدن تیار کیا۔ کیونکہ وہ قدوس ہاتھ کے بنائے ہوئے گھروں میں نہیں رہتا، بلکہ تُو نے میرے لیے ایک بدن تیار کیا،“ تاکہ اُس گھر میں رہ کر انسان کے ساتھ رفاقت قائم کر سکے۔

(528) اگر خُدا نے چاہا، تو اس باب میں، یا اس کتاب میں آگے بڑھتے ہوئے، ہم واپس روت کی کتاب میں جا کر دیکھیں گے کہ خُدا کس طرح ہمارا قرائتی بنا، اور ہم میں سے ایک بن گیا تاکہ کھوئے ہوؤں کو رفاقت میں واپس پھیر لائے اور میل ملاپ کر لے۔ کفارہ دینے والے کو قرائتی ہونا چاہیے تھا، اور قرائتی بننے کے لیے خُدا کے پاس ایک ہی طریقہ تھا، کہ وہ ہم میں سے ایک بن جائے۔ پس، وہ فرشتہ بن کر انسان کا قرائتی نہیں ہو سکتا تھا۔

(529) گزری شام میں ایک شکستہ دل فرزند، اپنے شراکت دار سے بات کر رہا تھا، جس کی والدہ وفات پا گئی تھی، اُس نے کہا، ”اوہ، بھائی بل، میرا خیال ہے کہ وہ آج رات فرشتہ بن گئی ہوگی۔“ (530) میں نے کہا، ”نہیں، ارل۔ وہ کبھی فرشتہ نہیں بنے گی۔ وہ آج رات بھی، ایک عورت ہے، بالکل اُسی طرح ہے جس طرح خُدا نے اُسے بنایا تھا، اور ہمیشہ ایسی ہی رہے گی، اور کبھی فرشتہ نہیں بنے گی۔“ خُدا نے فرشتوں کو الگ بنایا تھا۔ اُس نے کبھی بھی انسانوں کو فرشتے بننے کیلئے نہیں بنایا تھا۔ اُس نے فرشتوں اور انسانوں کو بنایا تھا۔ اسلئے انسان کبھی فرشتے نہیں بنیں گے، اور فرشتے کبھی انسان نہیں بنیں گے۔ خُدا نے اُنھیں مختلف بنایا ہے۔

(531) اب، مسیح میں ہو کر وہ اسلئے جسم بناتا کہ انسان کو اُس بہت بڑی پستی سے چھٹکارا دلانے جہاں انسان محروم ہو کر گر گیا تھا، اور گناہ کے باعث لافانیت سے نیچے آ گیا تھا، خُدا نیچے آیا اور انسان کی صورت اختیار کی، ہمارا قرائتی بنا، تاکہ وہ ہمارے گناہ اور ہماری موت کو اپنے اوپر لے سکے۔

(532) اور پیچھے اسباق کی تشریح میں، ہم اسے دیکھ چکے ہیں، نئے آنے والے لوگوں کی خاطر تھوڑا سا پس منظر دیکھیں گے۔ خُدا، جب کلوری کی راہ پر گامزن تھا، تو موت کا ڈنگ اُس کا پیچھا کر رہا تھا، اور اُس کے گرد بھنبھنار ہا تھا، اور آخر کار اُس نے اُسے ڈس لیا اور وہ مر گیا۔ جب وہ مواتو سورج نے اپنی روشنی دینا بند کر دی۔ جب وہ مواچاند ستاروں نے چمکنا چھوڑ دیا۔

(533) پس، اُس نے یہ کیوں کیا، تاکہ وہ موت کا ڈنگ کھا سکے! اگر وہ غیر فانی شخص رہتا، اگر وہ تھیوفنی صورت میں رہتا، یا روح کی صورت میں رہتا، تو موت کا اُس پر کوئی اختیار نہ ہوتا۔ اُسے جسم بننا پڑا، تاکہ وہ موت کا ڈنگ کھا سکے۔ لیکن جب کوئی مکھی یا کوئی اور کیڑا جو ڈنگ رکھتا ہے، ایک بار کسی کو ڈس لے، تو اس کے بعد ڈنگ نہیں مار پاتا۔ اُس کا ڈنگ اُس جسم کے اندر رہ جاتا ہے۔ اور اسی طرح مسیح کے..... یا خُدا انسان بن گیا۔ مسیح جسم بن گیا، تاکہ موت کے ڈنگ کو اپنے بدن میں لے سکے۔ اور جب موت صلیب پر اُس سے الگ ہوئی، تو وہ اپنا ڈنگ وہیں چھوڑ گئی، اب یہ مزید کسی ایماندار کو ڈس نہیں سکتی ہے۔ یہ شور مچا سکتی ہے، یہ ڈرانے کیلئے جھنجھنھا سکتی ہے، مگر ڈنگ نہیں مار سکتی ہے۔ اسکے پاس اب مزید ڈنگ نہیں ہے۔

(534) عظیم مقدس پولس نے، اپنی موت پر، لکا کر کہا، ”اے موت، تیرا ڈنگ کہاں رہا؟ اے قبر، تیری فتح کہاں رہی؟ لیکن خُدا کا شکر ہو جو ہمیں ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے وسیلہ فتح بخشا ہے، کیونکہ موت اور قہر دونوں ہی اپنی فتح کھو بیٹھی ہیں۔“

(535) اب، دیکھیں، گزشتہ اتوار ہم نے، ”مسیح کی تعلیم کی ابتدائی باتوں کو چھوڑنے پر بات کی تھی“، عبرانیوں چھ باب میں، ہم یہ پڑھتے ہیں، ”آؤ ہم کمال کی طرف قدم بڑھائیں۔“ اور ہم نے دیکھا تھا آج بہت سی کلیسیاؤں میں لوگ، بشمول ہماری اپنی کلیسیا برتنہم ٹیرنیکل میں، مسیح کی ابتدائی باتوں پر بہت زیادہ وقت صرف کیا جاتا ہے؛ جیسے کہ وہ ابرہام کا بیٹا تھا، وہ فلاں فلاں کا۔ کا بیٹا تھا، اور پیچھے، نسب ناموں پر بات کرتے ہیں۔ لیکن بائبل بیان کرتی ہے، ”ہم ان باتوں کو چھوڑ کر، کمال کی طرف قدم بڑھائیں۔“

(536) پہلے آپ تعلیم حاصل کریں، پھر ان سب باتوں کو جانیں؛ پھر وہ کہتا ہے، اب ان کو ایک طرف رکھ دیں، جیسے مردوں کی قیامت، ہاتھ رکھنا، بپتسمے، اور اسی طرح خُدا کی دیگر تمام باتیں اور مردہ کام ہیں۔ چونکہ، اب اُن۔ اُن میں کوئی زندگی نہیں ہے۔ لیکن کلیسیا اب بھی انہی باتوں کی طرف بھاگتی ہے، ”اوہ، ہم مسیح کی الوہیت پر ایمان رکھتے ہیں۔“ جی ہاں بالکل۔ یقیناً۔ ”ہم پانی کے بپتسمے پر ایمان رکھتے ہیں۔ جی ہاں۔ یقیناً۔“ اور ہاتھ رکھتے ہیں۔“

(537) پولس نے کہا، ”خُدا نے چاہا تو ہم یہی کریں گے۔ مگر ان سب کے باوجود اب، آؤ ان سب باتوں کو چھوڑ کر، کمال کی طرف قدم بڑھائیں۔“

(538) اب، کلیسیا تنظیم بندیوں سے کاملیت حاصل نہیں کر سکتی۔ بلکہ اس طرح، یہ مزید خُدا سے دور ہوتی جا رہی ہے، اور پھر ایک دوسرے سے دور ہوتی جا رہی ہے۔ ہم رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں، ہم خود کو الگ کر لیتے ہیں، اور یوں لگتا ہے گویا ہم ایمان نہیں رکھتے ہیں۔ لیکن جب ہم ابتدائی تعلیم کے اصولوں کو چھوڑ کر، کاملیت کی طرف بڑھتے ہیں، تو پھر ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہ جاتی ہے۔

(539) ہم ایک رشتے میں آ جاتے ہیں، اور ہم جان جاتے ہیں کہ ہم فقط مسیح میں ہو کر ہی کامل بن سکتے ہیں۔ اور پھر ہم، بائبل کی تعلیمات سے معلوم کرتے ہیں، کہ ہمیں مسیح میں کیسے شامل ہونا ہے؛ پانی کے پتے سے نہیں، نہ ہاتھ رکھنے سے، نہ تعلیم سکھانے سے شامل ہونا ہے۔ ”بلکہ ایک رُوح سے ہم ایک بدن میں بپتسمہ پانے اور اُس کے ساتھ دکھ اٹھانے سے کامل بن سکتے ہیں۔“ پھر، ہم مختلف نظر آتے ہیں۔ ہم مختلف سوچ رکھتے ہیں۔ ہم مختلف عمل کرتے ہیں۔ ہم مختلف زندگی بسر کرتے ہیں۔ اسلئے نہیں کہ یہ فرض ہے یا ہم کلیسیا کے رکن ہیں، بلکہ اُس ”محبت کے باعث کرتے ہیں جو خُدا اپنے پاک رُوح کے وسیلے ہمارے دلوں میں ڈالتا ہے“، اور جو ہمیں خُدا کی بادشاہی کا شہری بناتی ہے، پھر کوئی تنظیم یا کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہ جاتی۔ ہم سب ایک عظیم بدن بن جاتے ہیں۔

(540) اب ہم تیار ہیں اور آج صبح چند لمحوں میں، اپنے سبق میں داخل ہونے والے ہیں۔ مگر میں یہاں ایک اور بات کا ذکر کرنا چاہوں گا، اور، وہ یہ، کہ پولس اس کتاب کے، ساتویں، بلکہ چھٹے باب میں بیان کرتا ہے، اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہم مسیح میں کامل کئے گئے ہیں۔ ہم چھٹے باب کی تیرہویں آیت سے، پس منظر کو لیتے ہیں۔

چنانچہ جب خُدا نے ابرہام سے وعدہ کرتے وقت، قسم کھانے کے واسطے کسی کو اپنے سے بڑا نہ پایا، تو اپنی ہی ذات کی قسم کھائی،

خُدا نے اپنی ذات کی قسم کھائی، اسلئے کہ قسم کھانے کیلئے اپنے سے بڑا کوئی نہ پایا۔

(541) اب ہم ذرا پیچھے جانا چاہتے ہیں۔ آئیں تھوڑی دیر کیلئے گلتیوں میں چلیں۔ تھوڑی دیر کیلئے گلتیوں کی کتاب میں چلیں، اور گلتیوں میں 16:3 کو دیکھیں۔ یہاں سے ہم یہ پڑھیں گے، کہ اُس نے کیا قسم کھائی تھی۔

پس ابرہام اور اُسکی نسل سے وعدے کئے گئے۔ وہ یہ نہیں کہتا، کہ نسلوں سے، جیسا کہ بہتوں کے واسطے کہا جاتا ہے؛ بلکہ جیسا ایک کے واسطے..... کہ تیری نسل سے، اور وہ مسیح ہے۔

(542) اب جیسے آپ اسے پڑھتے ہیں، تو آپ اس کو غور سے پڑھ کر، ملاحظہ کریں۔

..... ابرہام اور اُس کی نسل..... (واحد) سے وعدے کئے گئے (جمع) ہے۔

(543) ”ابرہام اور اُس کی نسل سے۔“ اب، ابرہام کی نسل ایک تھی، جو کہ مسیح تھا؛ اور اُس کی ابتدائی مثال، اسحاق تھا۔

مگر ابرہام کے فرزند بہت سارے تھے۔ اسحاق سے پہلے بھی اُس کا فرزند تھا، جو کہ سارہ کی بے یقینی کو ظاہر کرتا ہے کیونکہ اُس نے چاہا کہ حنا اُس کیلئے بچہ پیدا کرے، یہ خیال کرتے ہوئے کہ وہ عمر رسیدہ ہے اور ہو سکتا ہے خُدا اپنے موعودہ طریقے کو چھوڑ کر کسی اور طریقے سے اُسکو اولاد دے کیونکہ اُس نے ایسا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

(544) لیکن خُدا اپنے وعدے پر قائم رہتا ہے۔ کوئی فرق نہیں پڑتا وہ کتنا غیر منطقی دکھائی دیتا ہے، لیکن خُدا اپنے وعدے کی پابندی کرتا ہے۔ اور سارہ نے سوچا کہ میں حنا، بلکہ، اپنی لونڈی، ہاجرہ کو لیتی ہوں، اور وہ ابرہام سے میرے لیے بچہ پیدا کرے گی، اور میں وہ بچہ لے لوں گی۔ اور وہ بچہ اسماعیل تھا، جو تب سے لیکر اب تک، گلے کا کاٹنا بنا ہوا ہے۔ ابھی تک حلق میں پھنسا ہوا کاٹنا ہے، اور اُس میں سے عرب نکلے ہیں، جو ہمیشہ سے ایسے ہی ہیں۔

(545) اب، اگر آپ کسی بھی وقت خُدا کے ظاہر شدہ کلام پر ایمان نہ رکھ کر کوئی اور راستہ اختیار کرتے ہیں، تو یہ اُسی وقت سے آپ کے گلے کا کاٹنا بن جائے گا۔ اسیلئے آپ وہی قبول کریں جو خُدا نے کہا ہے۔ وہ جو کچھ کہتا ہے، اُس کا وہی مطلب ہوتا ہے۔ اوہ، اُس کا نام مبارک ہو! فقط اُسکے کلام کو تھامے رکھیں۔

(546) خواہ کوئی کچھ بھی کرنے کی کوشش کرے، اور کہے، ”دیکھیں، اس کا درحقیقت یہ مطلب نہیں ہے۔“ لیکن جب خُدا وعدہ کرتا ہے، تو پھر اُس کا مطلب بالکل وہی ہوتا ہے جو کہا جاتا ہے۔

(547) اب اگر ہم غور سے دھیان دیں۔

..... ابرہام اور اُس کی نسل سے وعدے کئے گئے.....

پہلے نسل ہے، جو کہ واحد ہے، اور پھر وعدے ہیں۔ ایک سے زیادہ وعدے ہیں، اور ابرہام کی نسل میں ایک سے زیادہ اشخاص ہیں۔ سمجھے؟ پس نسل ایک ہے، لیکن اس نسل میں لوگ بہت سارے ہیں۔ سمجھے؟ یہ صرف اکیلا ابرہام، یا اکیلا اسحاق نہیں تھا۔ بلکہ..... اس میں ابرہام کی پوری نسل کیلئے وعدہ تھا۔ پس اس نسل کے ہر فرد سے وعدے کئے گئے تھے۔ کیا آپ یہ بات سمجھ گئے ہیں؟

(548) اسلئے، ہم، کلام مقدس کے مطابق، مسیح میں مرکب، ابرہام کی نسل کو اختیار کر لیتے ہیں اور وعدہ کے مطابق وارث بن جاتے ہیں۔ نہ کہ کلیسیا کے رکن بننے سے، یا مردہ کاموں کی صورت اختیار کرنے سے، یا۔ یا اور کچھ کرنے سے۔ بلکہ مسیح کے رُوح سے پیدا ہونے کے باعث ہم ابرہام کی نسل بنتے ہیں، اور مسیح کے ساتھ بادشاہی کے وارث بن جاتے ہیں۔

(549) تو پھر، اب آئیں، ہم تھوڑا، اور آگے بڑھتے ہیں، ”جہاں خُدا قسم کھا رہا ہے۔“ اب چھ باب کی سترہ آیت دیکھتے ہیں۔

اسلئے، جب خُدا نے چاہا کہ.....

..... اسلئے، جب خُدا نے چاہا کہ وعدہ کے وارثوں پر اور بھی صاف طور سے ظاہر کرے کہ میرا ارادہ بدل نہیں سکتا، تو قسم کو درمیان میں لایا:

(550) اوہ، آئیں تھوڑی دیر یہاں رکیں۔ ”جب خُدا نے چاہا۔“ ایسا نہیں کہ اُسے مجبوراً یہ کرنا پڑا، بلکہ اس بات کو یقینی بنایا۔

(551) اب، ہم اس بات کو پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ خُدا جسم بنا، اور ہمارے درمیان رہا، اور خود کو دُنیا پر ظاہر کیا۔ جب اُس نے زنا کار عورت کو دیکھا، تو کہا، ”میں۔ میں تجھے مجرم نہیں ٹھہراتا۔ جا، پھر گناہ نہ کرنا۔“ جب اُس نے بیماروں کو دیکھا، تو اُس نے اُسی طرح عمل کیا جس طرح اُسے کرنا چاہیے

تھا، اسلئے کہ وہ خُدا تھا، اور اُس - اُس نے بیماروں کو شفا دی۔ اُس نے مردوں کو زندہ کیا۔ اُس نے گناہ معاف کر دیئے۔ خواہ وہ کیسے بھی تھے، اور جتنے بھی تھے، اور جتنے بھی برگشتہ لوگ تھے، وہ اُس کے پاس آئے اور معافی کے طلب گار ہونے کیلئے رضا مند ہوئے، تو اُس نے، انھیں معاف کر دیا۔

(552) اب دھیان دیں۔ اگر خُدا نے ایک بار کسی صورتِ حال میں کوئی عمل کیا، اور اگر دوبارہ وہی صورتِ حال پیدا ہوتی ہے، تو اُسے دوسری بار بھی وہی عمل کرنا ہوگا جو اُس نے پہلی بار کیا تھا نہیں تو وہ بے انصاف ٹھہرے گا۔ سمجھے؟ چاہے آپ کتنی ہی بُری طرح گناہ میں گرے ہوئے ہیں، آپ کتنے ہی نیچے چلے گئے ہیں، اُسے آپ کیلئے وہی کرنا ہوگا جو اُس نے اُس گری ہوئی عورت کیلئے کیا تھا ورنہ وہ غلط ہوگا۔ خُدا کا رویہ اُس کی ذات ہے، اور جو کچھ وہ اپنے رویہ میں ہے اُس کی ذات اُسکا اعلان کرتی ہے۔

(553) اور اسی طرح آپ ہیں، اپنی زندگی کے رویہ سے، آپ ظاہر کرتے ہیں کہ آپ کیا ہیں۔ جیسا ہم نے، ایک یا دو گزشتہ اسباق میں دیکھا تھا، کہ میتھو ڈسٹ لوگ کہتے ہیں، ”جب آپ چلاتے ہیں، تو آپ نے اُسے حاصل کر لیا ہے۔“ پینٹی کاسٹل کہتے ہیں، ”جب آپ غیر زبانیں بولتے ہیں تو آپ نے اُسے حاصل کر لیا ہے۔“ شکیر ز کہتے ہیں، ”کہ جب آپ ہاتھ ملاتے ہیں، تو آپ نے اُسے حاصل کر لیا،“ پنسلوانیا کے شکیر یہ کہتے ہیں۔ اور ہم اس بات کو جانتے ہیں یہ سب غلط ہیں۔ آپ کی زندگی ظاہر کرتی ہے۔ آپ کی شخصیت ظاہر کرتی ہے کہ آپ کیا ہیں۔ آدمی اپنے کاموں سے پہچانا جاتا ہے، جیسی زندگی آپ گزارتے ہیں۔

(554) آپ نے پرانی کہاوت سنی ہے، ”آپ کی زندگی اتنی بلند آواز سے بولتی ہے، کہ میں آپ کے الفاظ سن نہیں سکتا۔“ پس جو کچھ آپ ہوتے ہیں، وہی کچھ نظر آتے ہیں۔ جس قسم کی آپ زندگی گزارتے ہیں اُسی سے نظر آتا ہے کہ آپ کے اندر کیسی رُوح ہے۔

(555) اور پھر آپ کے لیے کسی بھی غلط چیز کی نقل ممکن ہے، یا، میں کہہ سکتا ہوں، کہ کسی بھی ٹھیک چیز کی نقل ممکن ہے۔ آپ ایک مسیحی کی نقل کر سکتے ہیں۔ لیکن پھر، جلد ہی، وقت آجائے گا جب چھلنی لگا دی جائے گی، اور پھر ظاہر ہو جائے گا کہ آپ کیا ہیں۔ جیسے زنجیر اپنی کمزور ترین کڑی پر ہی

(556) جب خُدا کے بیٹے مسیح کو آزما گیا، تو ظاہر ہو گیا کہ وہ کیا تھا۔ یقیناً۔ جب آپ کو آزما جائے گا، تو ثابت ہو جائیگا آپ کیا ہیں۔ آپ کی زندگی ہمیشہ ظاہر کرتی ہے کہ آپ اندر سے کیا ہیں۔ رفتہ رفتہ، اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کے گناہ آپ کی تلاش نہ کریں۔ اور یہی بات ہم کہنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

(557) یسوع نے، مقدس یوحنا 5:24 میں کہا، ”جو کوئی کلام سنتا ہے،“ یہ نہیں کہ جو ہاتھ ملاتا ہے، یا جو غیر زبانیں بولتا ہے، بلکہ جو..... ”جو میرا کلام سنتا ہے، اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے، اُس میں ہمیشہ کی زندگی ہے، اور اُس پر سزا کا حکم نہ ہوگا؛ بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔“

(558) یہ آپ کا ایمان ہے۔ اور آپ اپنے ایمان کا، اقرار اپنے لبوں سے کرتے ہیں، جو ان لوگوں پر ظاہر ہوتا ہے جو سننے کی صلاحیت رکھتے ہیں، لیکن آپ کی زندگی سب کی سامنے کھلی ہوتی ہے۔ پھر، آپ خواہ کچھ بھی یہ یادہ کرنے کی کوشش کریں، اُس سے کام نہیں چلے گا۔ اسے آپ کے اندر ہونا چاہیے۔ یہ پوری کہانی کا اصل نچوڑ ہے۔ یہ آپ کا شخصی ایمان ہے مسیح مردوں میں سے جی اٹھا ہے، اور آپ کا نجات دہندہ ہے؛ اور خُدا کے دہنے ہاتھ، آپ کی جگہ آج بھی کام کر رہا ہے، اور آپ اُسکی جگہ یہاں بطور گواہ کام کر رہے ہیں۔ ایک گواہ وہ ہے جو آپ کی جگہ کھڑا ہے، اور ایک گواہ کسی کی جگہ کام کرتا ہے۔ اور آپ کی زندگی یہاں دکھاتی ہے کہ مسیح میں آپ کی گواہی کیا ہے، اُس کی زندگی وہاں اور آپ کی زندگی یہاں دکھاتی ہے۔ اور وہ اوپر موجود ہے، اور جو کچھ وہ آپ کیلئے ہے، وہ وہاں اور یہاں ظاہر کر رہا ہے۔ چنانچہ آپ نے..... صرف اور صرف، اپنے ایمان کے باعث، نجات پائی ہے۔ پس، احساسات، جذبات، محسوسات، کسی چیز کی، یہاں کوئی جگہ نہیں ہے۔ اب، مت.....

(559) اب، غلط مت سمجھیں، کہ میں جذبات پر ایمان نہیں رکھتا۔ یقیناً۔ لیکن جہاں پر اب ہم ہیں، اور آج کے دن جو تربیت ہم ان لوگوں کو دینے کی کوشش کر رہے ہیں، یہ کوئی جذبات نہیں ہیں۔ ابلیس نے ان چیزوں کو لیا اور لوگوں کو سرکش بنادیا، تاکہ وہ اپنی ابدی منزل کی بنیاد جوش پر

رہیں۔ زور سے چلانا، غیر زبانی بولنا، ہر اتوار کو چرچ جانا، ایک مسیحی ہونے کی اداکاری کرنا، اُس روز ان میں سے کسی چیز کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ ”جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو۔“ اور آپ کی زندگی ظاہر کرتی ہے کہ آپ اندر کیا ہے، دیکھیں، نہ کہ آپکے جذبات ظاہر کرتے ہیں۔

(560) آپ کے ہاتھوں میں خون ہو سکتا ہے، آپ غیر زبانی بول سکتے ہیں، آپ بیماروں کو شفا دے سکتے ہیں، آپ اپنے ایمان سے پہاڑوں کو بھی ہلا سکتے ہیں، تو بھی آپ کچھ نہیں ہیں۔ پہلا کرنتھیوں تیرہ باب۔ سمجھئے؟ یہ سب کچھ ایک پیدائش کے سبب سے واقع ہونا چاہیے جو خدا سے ہوتی ہے، اور خدا آپ کے اندر ایک نئی پیدائش لاتا ہے، اور اپنی ذات کا کچھ حصہ آپ کو دے دیتا ہے۔ پھر یہ چیزیں آتی ہیں۔ آپ ایک نئی مخلوق بن جاتے ہیں۔ ”میں انھیں ابدیت دیتا ہوں۔“

(561) ہم نے لفظ ”ابدی“ پر بات کی تھی۔ لفظ ہمیشہ ”وقت کی وسعت ہے۔“ ابدیت ہمیشہ، ہمیشہ اور ہمیشہ ہے، لیکن ابدی صرف ایک ہی ہے۔ اور ہم جانتے ہیں آپ کو ابدی زندگی دی گئی ہے، اس کیلئے یونانی لفظ زوئی ہے، جس کا مطلب ہے ”خدا کی زندگی۔“ آپ کو خدا کی زندگی میں سے حصہ دیا جاتا ہے، جس کے سبب آپ خدا کے روحانی فرزند بن جاتے ہیں، اور جس طرح خدا ابدی زندگی کا حامل ہے اُسی طرح آپ بھی ابدی زندگی کے حامل ہو جاتے ہیں۔ آپ کے اختتام کا، کوئی مقام نہیں، آپ کے آغاز کا بھی کوئی مقام نہیں۔ جس چیز کا آغاز ہوتا ہے اُس کا اختتام بھی ہوتا ہے، اور جس چیز کا کوئی آغاز نہیں اُس کا کوئی اختتام بھی نہیں ہے۔

(562) ہم اس بیش قیمت کلام سے کتنا پیار کرتے ہیں! ایک مسیحی کو ایمان میں کس قدر پختہ ہونا چاہیے یہ ایک بار مقدسوں کو سونپا گیا تھا، اور یہ جگہ بہ جگہ، اچھلتا کودتا نہیں رہتا، اور کلیسیائیں بدلتا نہیں رہتا۔ اگر آپ ایک مسیحی ہیں، اور آپ کسی بھی کلیسیا میں شامل رہنا چاہیں تو ٹھیک ہے۔ لیکن پہلی چیز کو پہلے درجے پر رکھیں، یعنی اُس پیدائش کو جو آپ کا خدا کے ساتھ رشتہ جوڑتی ہے، جیسے خدا آپ کا قرابتی بنا۔

(563) وہ آپ کا قرابتی بنا، تاکہ آپ کو مردوں میں سے زندہ کر سکے۔ اور اس سے پہلے کہ وہ آپ کو مردوں میں سے جلانے، اُسے آپ کو ابدی زندگی دینی ہے۔ پھر خدا کو قرابتی بن کر، آپ کی موت

کو لینا پڑا، تاکہ آپ کو مردوں میں سے زندہ کر سکے۔ اور پھر آپ کو اُس قیامت میں شامل ہونے کیلئے، اُس کا قرابتی بننا پڑیگا۔ آپ سمجھ گئے یہ کیا بات ہے؟ یہ صرف ایک تبادلہ ہے۔ خُدا آپ کی طرح بن گیا، تاکہ آپ خُدا کی طرح بن جائیں۔ سمجھے؟ خُدا آپ کا حصہ، یعنی بدن بن گیا، تاکہ آپ اُس کے فضل سے، ابدی زندگی پانے کیلئے اُس کا حصہ بن جائیں۔

(564) یہ ایک خوبصورت تصویر ہے، اور، اوہ، ہم اس سے پیار کرتے ہیں۔

اسیئے، جب، خُدا نے چاہا.....

(565) اُسے کوئی مجبوری نہیں تھی، بلکہ یہ اُس کی مرضی تھی۔ میں اس پر نہایت خوش ہوں، کیا آپ نہیں ہیں، پس ہمارا خُدا اراضی ہوا۔ دیکھیں۔ اگر خُدا تحمل نہ۔ نہ کرتا تو کیا ہوتا؟ رُوح کے پھل کیا ہیں؟ محبت، خوشی، ایمان، اطمینان، تحمل۔ یہ خُدا کا حصہ ہے جو آپ کے اندر ہے۔ اور بوجھ برداشت کرتا ہے، یہ ایک دوسرے کا بوجھ برداشت کرتا ہے۔ ایک دوسرے کو معاف کرتا ہے، جس طرح خُدا نے مسیح کی خاطر آپ کو معاف کر دیا ہے۔ خُدا کا رُوح آپ کے اندر ہے جو آپ کو ایسا کرنے کیلئے مائل کرتا ہے۔ اور جب خُدا زمین پر تھا تو اُس نے آپ کی جگہ لی، وہ آپ کے گناہ کو اٹھا کر، گناہ بن گیا، آپ کی خاطر سب برداشت کیا اور آپ کی قیمت چکائی۔ خُدا تحمل کرتا ہے، اور ہمارا بوجھ اٹھاتا ہے۔

(566) اور وہ بھلا خُدا ہے۔ اگر آپ، اپنی زندگی میں کچھ چاہتے ہیں، تو پھر آپ جان لیں، خُدا اتنا بھلا ہے کہ وہ سب کچھ پورا کر دیتا ہے۔ وہ آپ کی۔ کی خوشی کو عزیز رکھتا ہے۔ وہ یہ چاہتا ہے..... وہ۔ وہ محبت ہے، اور اُس کی عظیم محبت اُسے بعض اوقات مجبور کر دیتی ہے کہ وہ نیچے اتر آئے، تاکہ آپ کو اپنی مرضی کی چیزیں عطا کر سکے۔

(567) جی اٹھنے کے بعد، تو ما پر غور کریں۔ تو مانے یقین نہیں کیا تھا۔ اوہ، آج بھی اُس کے بہت سارے فرزند موجود ہیں۔ تو مانے کہا، ”نہیں۔ نہیں۔ مجھے کچھ ثبوت چاہیے۔ میں تو اپنا ہاتھ اُس کی پسلی میں، اور اُس کے..... اور اپنی انگلیاں اُس کے ہاتھوں کے زخموں میں ڈال کر دیکھو، تب میں یقین کرونگا۔ مجھے، مجھے آپ کی باتوں سے کوئی غرض نہیں ہے۔“ دیکھیں، کہ وہ اُس وقت، کلام کی ترتیب سے بالکل باہر نکل گیا تھا۔ شاید آپ اس کا یقین کریں۔ مگر اُس نے کہا، ”اس بات کو ثابت

کرنے کیلئے میرے پاس، کوئی نہ کوئی ثبوت ہونا چاہیے۔“

(568) اور یسوع ظاہر ہوا، کیونکہ وہ بھلا ہے۔ ”ادھر آ، تو ما، دیکھ، جیسے تو چاہتا ہے ویسے دیکھ لے، کیونکہ تُو یہاں موجود ہے۔ تُو ایسا کر سکتا ہے۔“

(569) اسی طرح ہم ہیں۔ ہم کہتے ہیں، ”خُداوند، میں غیر زبانیں بولتا ہوں۔ میں۔ میں چلاتا ہوں۔ مجھ مل گیا ہے.....“

(570) ”اوہ، آگے بڑھ، میں تجھے یہ کرنے دوں گا۔“ وہ بھلا ہے۔

(571) پس اُس نے اپنا ہاتھ اُس کی پسلی میں ڈالا، اور پھر وہ بول اُٹھا، ”اوہ، اے میرے خُداوند اے میرے خُدا۔“

(572) یسوع نے کہا، ”اے، تو ما، تُو تو دیکھ کر ایمان لایا ہے۔ جو کوئی بغیر ثبوت دیکھے ایمان لانے گا اُس کا انعام کتنا بڑا ہوگا!“ آپ کا مقام یہ ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں پر ہمیں ہونا چاہیے۔ ”جو ثبوت دیکھے بغیر ایمان لاتے ہیں اُن کیلئے بہت بڑا اجر ہے۔“ یہ ایمان کا ایک عمل ہے، اور ہم اُسے قبول کر لیتے ہیں۔

(573) اب، میں ایمانداروں پر ظاہر ہونے والے نشانوں پر ایمان رکھتا ہوں، مگر ہمیں پہلی چیز کو پہلے درجے پر رکھنا ہے۔ اس کے بغیر بھی، آپ کے پاس نشان ہو سکتے ہیں۔ پوُس نے کہا کہ آپ کے پاس ہو سکتے ہیں۔ اُس نے کہا، ”اگر میں آدمیوں اور فرشتوں کی زبانیں بولوں؛ تو میں کچھ نہیں۔ اگر میں اپنے ایمان سے پہاڑوں کو ہٹا دوں؛ تو بھی میں کچھ نہیں۔ اگر میں بائبل کو، اس قدر جان لوں کہ خُدا کے تمام بھید حاصل ہو جائیں؛ تو بھی میں کچھ نہیں۔“ دیکھیں، یہ پاک رُوح کی نعمتیں ہیں، مگر پاک رُوح کے بغیر ہیں۔

(574) پاک رُوح خُدا ہے۔ اور خُدا محبت، خوشی، اطمینان، تَحَلُّل، حلم، اور صبر ہے۔ یہ خُدا کا رُوح ہے۔ اس رُوح کے وسیلے، خُدا آخری ایام میں ان چیزوں کو زندہ کرتا ہے۔

(575) اب، ”نہ چاہا.....“

..... جب خُدا نے چاہا، کہ وعدے کے وارثوں پر اور بھی صاف طور سے ظاہر کرے.....

.....خُدا نے، چاہا کہ..... وارثوں پر..... صاف طور سے ظاہر کرے.....

یہ وارث کون ہیں؟ ”ہم، مسیح میں مرکز، ابرہام کی نسل، اور وارث بن جاتے ہیں۔“ اوہ، کیا یہ بات دل میں اترنی چاہیے؟ ایک قسم کے ساتھ کیئے ہوئے وعدہ کے وسیلے، ہم خُدا کی بادشاہی کے وارث ہیں۔ خُدا کو قسم کھانے کی ضرورت نہیں تھی۔ اُس کا کلام کامل ہے۔ لیکن، اُس نے اپنی ذات کی، قسم کھائی، کیونکہ اُس سے بڑا کوئی نہیں تھا۔

(576) جیسے تھوڑی دیر پہلے، ہم نے پڑھا تھا، اب سنیں۔

..... وعدے کے وارثوں پر اور بھی صاف طور سے ظاہر کرے کہ میرا ارادہ بدل نہیں سکتا، تو قسم کو

درمیان میں لایا:

(577) ”وہ غیر منقولہ ہے،“ وہ لا تبدیل ہے۔ خُدا تبدیل نہیں ہو سکتا ہے، وہ یکساں رہتا ہے۔ اور اگر خُدا نے کبھی کسی بیمار کو چھایا، تو وہ اپنا طریقہ کبھی نہیں بدل سکتا۔ اگر خُدا نے ایک گنہگار، ایک کبھی کو معاف کیا، تو وہ اپنا طریقہ کبھی نہیں بدل سکتا۔ وہ لا تبدیل ہے، خُدا کا کلام بے تبدیل ہے۔ خُدا نے، ایک مقام پر فرمایا، ”میں خُداوند تجھے تمام بیماریوں سے شفا دیتا ہوں۔“ اُسے اس کلام کیساتھ کھڑا ہونا ہے، اسلئے کہ وہ لامحدود ہے۔ وہ ابتدا ہی سے انجام کو جانتا تھا۔

(578) اب، میں کہہ سکتا ہوں، ”میں یہ کروں گا۔“ جبکہ بائبل کہتی ہے، ہمیں یہ کہنا چاہیے، ”اگر خُداوند نے چاہا۔“ کیونکہ، میں فانی ہوں۔ میں نہیں جانتا۔ بعض اوقات مجھے اپنے الفاظ واپس لینے پڑتے ہیں، لیکن خُدا اپنے الفاظ واپس نہیں لے سکتا۔ وہ خُدا ہے۔

(579) اُس نے صرف ایک چیز مانگی ہے، ”اگر تو ایمان رکھتا ہے۔“ اوہ، میرے خُدا ایا! ”اگر تو ایمان رکھتا ہے، تو سب کچھ ممکن ہے۔“ اگر تو ایمان لائے، ”بس یہ بات ہے۔“ اور، اگر تو یہ کرے، ”یہاں سوال ہے۔ مگر سوال خُدا کے کلام پر نہیں ہے، کیونکہ، خُدا لا تبدیل ہے، اور وہ بدل نہیں سکتا ہے۔ کیسی حیرت انگیز بات ہے!

(580) اب جیسے ہی ہم آگے پڑھتے ہیں، تو سنیں۔

تاکہ دو بے تبدیل چیزوں کے باعث، جنکے بارے میں خُدا کا جھوٹ بولنا ممکن نہیں،.....

یہ ناممکن ہے! ناممکن اور لاتبدیل عملی طور پر ایک ہی لفظ ہے؛ یعنی جو تبدیل نہیں ہو سکتا ہے، اور جس میں کوئی رد و بدل نہیں ہو سکتا ہے۔ اُسے ہمیشہ تک ایک جیسا رہنا ہے۔ وہ بدل نہیں سکتا ہے، وہ ناممکن اور لاتبدیل ہے۔

تاکہ دو، بے تبدیل چیزوں کے باعث، جن کے بارے میں خُدا کا جھوٹ بولنا ممکن نہیں،.....
 ”کیا ہمارے پاس دو چیزیں ہیں؟“ جی ہاں۔ پہلا، خُدا کا کلام ہے جو وہ کہتا ہے وہ کرتا ہے۔ دوسرا اس پر اُس کی قسم ہے، کہ وہ یہی کرے گا۔ اوہ، میرے خُدا!۔

(581) ہمیں کس قسم کے لوگ ہونا چاہیے؟ پھر ہم کیوں اچھلتے بہتے اور بھاگتے پھریں، اور دُنیا کی چیزیں قبول کریں اور اس 1957 کی منظم ماڈل مسیحیت میں شامل ہوں؟ ہم چاہتے ہیں کہ ہم پرانی طرز کے مسیحی ہوں جو خُدا کو اُس کے مطابق لیں، اور اُن چیزوں کو جو ہمیں تھیں ایسے بلا لیں گویا وہ ہیں۔ ”اگر خُدا نے یہ کہا ہے، تو پھر یہ طے ہے۔“

(582) پس ابراہام، کے ساتھ، اور اُس کی نسل کے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا، اُس نے اُن چیزوں کو جو ہمیں تھیں ایسے بلا لیا، کہ گویا وہ موجود تھیں۔ کیونکہ، یہ خُدا کا وعدہ تھا، اور وہ جانتا تھا کہ خُدا جھوٹ نہیں بول سکتا۔ خُدا نے اُس سے یہ وعدہ کیا تھا، اور اُس نے اُس کا یقین کیا تھا۔ اور جیسے جیسے سال گزرتے جا رہے تھے، جسمانی آنکھوں سے یوں لگ رہا تھا، کہ وعدہ دُور سے دُور ہوتا جا رہا ہے، مگر یہ ابراہام کے قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا تھا۔

(583) اسکی بجائے کمزور ہوتے، اور کہتے، ”کہ، شاید الہی شفا جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔ شاید مجھے غلطی لگی تھی..... شاید ایسی کوئی چیز وجود نہیں رکھتی۔ شاید میرے تصورات درست نہیں ہیں۔“ تو پھر سنیں، اس سے ایک ہی بات نظر آتی ہے، اور وہ یہ ہے کہ آپ نے نئی پیدائش حاصل نہیں کی ہے۔
 ”پس یہ ضروری ہے.....“

(584) ہم گزشتہ اتوار اسے سیکھ چکے ہیں، اس باب کے تھوڑا پچھلے حصے میں چلیں۔ ”کیونکہ جو ایک بار آسمانی بخشش کا مزہ چکھ چکے اور آئندہ جہان کی قوتوں کا ذائقہ لے چکے، اگر وہ پھر برگشتہ ہو جائیں، تو انھیں تو بہ کیلئے پھر بنانا ناممکن ہے۔“ یقیناً، مکمل طور پر ناممکن ہے!

کیونکہ جو خُدا سے پیدا ہوا ہے گناہ نہیں کرتا وہ گناہ کر ہی نہیں سکتا؛ اسلئے کہ خُدا کا تخم اُس میں بنا رہتا ہے: اور وہ گناہ کر ہی نہیں سکتا،.....

خُدا کا تخم خُدا کا کلام ہے۔ ”ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے، اور سننا خُدا کے کلام سے، قربانی ہو چکی ہے۔ سب کچھ ہو چکا ہے۔“

(585) اب، اگر آپ غلطی کرتے ہیں، تو خُدا آپ کو دُعا کیلئے مائل کریگا۔ اور اگر آپ یہ کرتے ہیں، تو آپ غلط ہیں، لیکن آپ ارادۂ غلطی نہیں کرتے ہیں۔ اور میرا خیال ہے، یہ بات 10 باب، اور غالباً 47 آیت میں ہے، ”کیونکہ حق کی پہچان حاصل کرنے کے بعد اگر ہم جان بوجھ کر گناہ کریں۔“ لیکن جب آپ دوبارہ پیدا ہو جاتے ہیں، تو آپ کے اندر سچائی رہتی ہے، نہ کہ محض اُس کا علم ہوتا ہے، بلکہ آپ سچائی کو قبول کر چکے ہوتے ہیں اور یہ حقیقت بن چکی ہوتی ہے۔ اور آپ وقت اور ابدیت کیلئے، خُدا کے بچے ہیں۔ خُدا نے قسم کھائی ہے کہ وہ ایسا کرے گا۔

(586) یسوع نے کہا، ”جو کوئی میرا کلام سنتا، اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے، اُس میں ہمیشہ کی زندگی ہے، اور میں اُسے آخری دن پھر زندہ کروں گا۔ اور اُس پر سزا کا حکم نہ ہوگا۔ بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔“ اب اس طرح کی قسم کے ساتھ، ”خُدا کی یہ مرضی ہے کہ ہم اُسے قبول کر لیں۔“

(587) اب دیکھیں کہ وہ یہاں کیا کہتا ہے، پُلُس کلیسیا سے۔ سے مخاطب ہو رہا ہے:

.....خُدا کا جھوٹ بولنا ممکن نہیں، ہماری پختہ طور سے دلجمعی ہو جائے،.....

یہ نہیں ہے، ”اگر، ہپٹ میرے ساتھ اچھا سلوک نہ کریں، تو میں میتھو ڈسٹ والوں کی طرف چلا جاؤں گا۔“ سمجھے؟

..... ہماری پختہ طور سے دلجمعی ہو جائے، جو پناہ لینے کو اس لیے دوڑے ہیں کہ اُس اُمید کو جو

سامنے رکھی ہوئی ہے قبضہ میں لائیں:

(588) اب آخری حصے کو پڑھتے ہیں۔

وہ ہماری جان کا ایسا لنگر ہے،.....

اُمید ہے، خُدا کی کھائی ہوئی قسم ہے، وہ ہماری جان کا ایسا لنگر ہے، جو ثابت اور قائم رہتا ہے، اور پردہ کے اندر تک بھی پہنچتا ہے؛

(589) آئیں تھوڑی دیر کیلئے ”پردہ پر بات کرتے ہیں۔“ ہم گزشتہ اتوار کی رات اس پڑھیک طرح سے بات نہیں کر پائے تھے۔

(590) ”پردہ کے اندر تک۔“ پردہ بدن ہے۔ پردہ وہ چیز ہے، جو اس چرچ میں، ہمارے خُدا کو رو برو دیکھنے میں حائل ہے۔ پردہ وہ چیز ہے جو ہمیں اُن فرشتوں کو دیکھنے سے باز رکھے ہوئے ہے۔ ہم پردہ کے پیچھے چھپے ہوئے ہیں، اور یہ پردہ جسم ہے۔ ہم خُدا کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں، ہم خُدا کی حضوری میں ہیں۔ ”خُدا سے ڈرنے والوں کی چاروں طرف اُسکے فرشتے خیمہ زن ہوتے ہیں۔“ ہم ہر وقت، خُدا کی حضوری میں ہوتے ہیں۔ ”میں تجھے کبھی نہ چھوڑوں گا، نہ کبھی تجھ سے دستبردار ہوں گا۔ میں ہمیشہ تک، حتیٰ کہ دُنیا کے آخر تک تمہارے ساتھ ہوں گا۔“ پس پردہ جسم ہے، جو ہمیں اُسکی حضوری سے باہر رکھتا ہے۔ لیکن ہم جان، یعنی رُوح کے وسیلہ، اپنے ایمان کیساتھ جانتے ہیں کہ وہ ہماری نگہبانی کر رہا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ کھڑا ہے۔ وہ اس وقت یہاں موجود ہے۔

(591) ایک روز، دو تین میں، ایک بوڑھا نبی فوج کے گھیرے میں آگیا تھا اور اُسکے نوکر نے باہر دیکھ کر کہا، ”اوہ میرے باپ، پورا ملک دشمنوں کے گھیرے میں آ گیا ہے۔“

(592) اَلِشَیْخ اُٹھ کھڑا ہوا، اور کہا، ”دیکھ، بیٹا، ہمارے ساتھ والے اُنکے ساتھ والوں سے زیادہ ہیں۔“

(593) خیر، اُس نے اپنی آنکھیں ہلا جا کر ادھر ادھر دیکھا۔ لیکن وہ کچھ نہیں دیکھ سکا تھا۔

(594) نبی نے کہا، ”اے خُدا، میں منت کرتا ہوں کہ اس کی آنکھیں کھول دے، ان سے پردہ ہٹا دے۔“ اور جب اُس کی آنکھوں کا پردہ اتر گیا، تو اُس نے دیکھا کہ بوڑھے نبی کے گرد آتش تھ تھے، تمام پہاڑ فرشتوں اور آتشی رتھوں کیساتھ آگ میں لپٹے ہوئے تھے۔ یہ آپ کا مقام ہے۔

(595) اوہ، تب ججازی نے کہا، ”اب میں۔ میں سمجھ گیا۔“ دیکھیں، پردہ ہٹ گیا تھا۔ یہ وہ

مقام ہے جہاں رکاوٹ ہے۔

(596) یہ چیز یہاں موجود ہے۔ اسے مضبوطی سے تھامے رہیں۔ پردہ ہی وہ چیز ہے جو ہمیں اس طرح کی زندگی گزارنے سے روکتا ہے جس طرح کی ہمیں گزرنی چاہیے۔ پردہ ہی ہمیں ان کاموں سے روکتا ہے جو درحقیقت ہمیں کرنے چاہیے۔ پس خُدا جسم کے پردہ میں آیا، اور پردہ دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور خُدا دوبارہ خُدا بن گیا، اُس نے پردہ کو پھر زندہ کر دیا جس میں وہ چھپا ہوا تھا۔ یہ خُداوند یسوع کا مردوں میں سے جی اٹھنا تھا۔ جس سے ہم پر ثابت ہو گیا، کہ جس پردہ میں ہم چھپے ہوئے ہیں، ہم ایمان سے اُس کا یقین کرتے ہیں اور اُسے قبول کرتے ہیں۔ اور جب یہ پردہ دو حصوں میں چاک ہو جائیگا، تو میں اس یقین دہانی کے ساتھ اُس کی حضوری میں چلا جاؤں گا، یہ جانتے ہوئے، ”کہ میں اُسے اُس کے جی اٹھنے کی قوت سے جانتا ہوں۔“ خُداوند یسوع کی آمد پر، یہ پردہ ایک کامل صورت میں، پھر زندہ کیا جائے گا، اور جب وہ داؤد کے تخت پر بیٹھے گا، تو میں اُسے اپنا نجات دہندہ اور خُدا جانتے ہوئے اُس کیساتھ چلوں گا اور بات چیت کروں گا۔ اس پردہ میں گناہ ہے، لیکن جب اسے کامل کر دیا جائے گا تو پھر ہم اس میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیسے..... دیکھیں اُس جلالی بدن کے بارے میں ہم اس زمین پر کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ اسے اُسی طرح مرنا ہے، جیسے آپ کی رُوح کو، دوبارہ پیدا ہونے کیلئے مرنا پڑتا ہے۔

(597) کاملیت میں، گوشت کھانے، یا کچھ اور کھانے سے، بدن کامل نہیں ہوگا، آپ کو اس سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ آپ کو اس کیلئے یہ چھوڑنا ہے، یہ کرنا ہے، وہ کرنا ہے، یہ قانون ہے۔ یہ شریعت پسند لوگ ہیں۔ ہم نجات کیلئے قانونی اشکال پر ایمان نہیں رکھتے ہیں۔ ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ ہمیں فضل سے نجات ملی ہے۔ اور یہ آپ پر منحصر نہیں ہے۔ آپ کو اس کیلئے کچھ نہیں کرنا ہے۔ یہ تو خُدا کا چناؤ ہے وہ یہ کام کرتا ہے۔ ”کوئی میرے پاس اُس وقت تک نہیں آسکتا جب تک میرا باپ اُسے کھینچ نہ لے۔“ یہ سچ ہے۔ اور وہ..... یسوع اسیلئے آیا کہ اُن کو حاصل کر لے جن کو باپ نے پہلے سے جانا؛ اور بنائے عالم سے پیشتر مقرر کیا کہ خُدا کے بیٹے اور بیٹیاں ہوں۔ آمین۔ ”پس یہ نہ ارادہ کرنے والے پر منحصر ہے، نہ دوڑ دھوپ کرنے والے پر، بلکہ رحم کرنے والے خُدا پر۔“ یہ کام کرنے

والا خدا ہے۔ آپ ہرگز، فخر نہیں کر سکتے ہیں۔ آپ نے کچھ بھی نہیں کیا ہے۔ آپ نے، نجات، خود حاصل نہیں کی ہے؛ بلکہ خدا نے آپ کو، فضل سے نجات بخشی ہے۔ اگر آپ نے خود حاصل کی ہو، تو آپ اس پر فخر کر سکتے ہیں۔ لیکن آپ کے پاس فخر کرنے کیلئے کچھ نہیں ہے۔ تمام تعریفیں اُس کیلئے ہیں۔ یہ کرنے والا وہ ہے۔ اور اُس نے آپ کو پکی اُمید بخشی ہے، ”اور اس کیلئے قسم کھائی ہے، اور یہ ناممکن ہے کہ اُس کے بچے کبھی کھو جائیں۔“

(598) اب، غلطی کرنے پر کوڑے کھاتے ہیں۔ کیونکہ آپ وہی کاٹتے ہیں جو آپ نے بویا ہوتا ہے۔ آپ وہی حاصل کرتے ہیں۔ یہ کبھی نہ سوچیں کہ آپ باہر نکل کر گناہ کر سکتے ہیں، اور اُس کیساتھ بھی چل سکتے ہیں۔ اگر آپ ایسا، رویہ اختیار کرتے ہیں، تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نئے سرے سے پیدا نہیں ہوئے ہیں۔ کیا آپ سمجھ گئے ہیں؟ اگر آپ کے اندر، ابھی تک غلطی کرنے کی خواہش موجود ہے، تو پھر آپ ابھی تک غلط ہیں۔ سمجھے؟ ”کیونکہ اُس نے، اُن کو، ہمیشہ کیلئے کامل کر دیا ہے..... کیونکہ اُن جانوروں کی قربانی پرانے عہد نامے میں، شریعت کے دنوں میں تھی، اور اُن کو سالانہ، یا لگاتار گزارنا جاتا تھا، اور وہ گناہوں کو دور نہیں کرتی تھیں۔“ لیکن جب ہم اپنے ہاتھ اُس کے سر پر رکھتے ہیں، اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں اور خدا کے رُوح سے دوبارہ پیدا ہوتے ہیں، تو پھر ہمارے اندر گناہ کی خواہش مزید باقی نہیں رہتی ہے۔ گناہ آپ سے دور ہو جاتا ہے۔ یہ وقت اور ابدیت دونوں کیلئے ہے۔

(599) آپ غلطیاں کریں گے۔ آپ گریں گے۔ آپ ارادتاً غلطی کر جائیں گے۔ آپ بعض اوقات باہر جائیں گے اور یہ کام کریں گے۔ پر اسکا یہ مطلب نہیں کہ آپ کھو گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کو درست ہونے کی ضرورت ہے۔

(600) میرا چھوٹا لڑکا، بلکہ میرے بچے، کئی بار، ایسے کام کرتے ہیں۔ آپ کے، بچے بھی کرتے ہیں۔ جیسا کہ آپ..... اور وہ جانتے ہیں کہ یہ آپ کے۔ آپ کے اصولوں کے خلاف ہے۔ اور وہ آگاہ ہوتے ہیں کہ ایسا کرنے پر وہ کیا توقع کر سکتے ہیں۔ اُنھیں اس کے عوض سزا ملے گی، بعض اوقات سزا اچھی ہوتی ہے۔ لیکن وہ پھر بھی آپ کے بچے ہیں۔ یقیناً۔

(601) جو شخص ایک بار ابدی زندگی میں پیدا ہو چکا ہے، اُس کیلئے دوبارہ کھوجانا ممکن نہیں ہے۔
خُدا کچھ دے کر اُس کا بدلہ نہیں مانگتا۔ ”جو کوئی میرا کلام سنتا، اور میرے بھیجنے والا کالیقین کرتا ہے، ہمیشہ
کی زندگی اُس کی ہے؛ اور اُس پر سزا کا حکم نہ ہوگا، بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔
اور میں اُسے آخری دن پھر زندہ کروں گا۔“ یہ خُدا کا وعدہ ہے۔

(602) اب اگر آپ چلتے رہیں، اور کہیں، ”اوہ، خیر، پھر میں صرف یہ کر سکتا ہوں.....“ میں
ہمیشہ وہی کرتا ہوں جو میں کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن اگر آپ ایک مسیحی ہیں، تو آپ کوئی ایسا کام نہیں کرنا
چاہیں گے جو غلط ہو، کیونکہ وہ زندگی جو آپ کے اندر ہے، وہ بنیاد ہے۔ اگر آپ غلط کام کی خواہش
رکھتے ہیں، تو اس سے نظر آتا ہے کہ آپ کے اندر کچھ غلط موجود ہے۔ ”کیونکہ ایک ہی چشمے کے منہ سے
میٹھا اور کھار پانی کیسے نکل سکتا ہے؟“

(603) پس آپ نے کسی قسم کے جوش، یا کسی مصنوعی چیز یا کسی احساس کو باہم ملا جلا دیا تھا؛
اسے بھول جائیں! مذبح پر واپس جائیں اور کہیں، ”اے خُدا، میری پرانی کنہگار زندگی کو مجھ سے دُور
کر دے، اور مجھے ایسا بنادے کہ میری ساری خواہش جاتی رہے.....“

”جو خُدا سے پیدا ہوا ہے وہ گناہ نہیں کرتا ہے۔“ یہ سچ ہے۔ اُس کے اندر گناہ کرنے کی خواہش
نہیں رہتی ہے۔

(604) یقیناً، ابلیس آپ کو ہر جگہ پکڑنے کی کوشش کرے گا، لیکن یہ آپ کی مرضی نہیں ہوگی۔
بائبل مقدس ایسا کہتی ہے۔ دیکھیں شیطان اب اور آئندہ، آپ کو پھنسانے کی کوشش کرے گا۔ یقیناً، وہ
کرے گا۔ اُس نے ہمارے خُداوند یسوع پر بھی جال پھینکنے کی کوشش کی تھی۔ اُس نے موسیٰ کے ساتھ ایسا
کیا، اور اُسے پکڑ لیا تھا۔ اُس نے پطرس کے ساتھ، ایسا کر کے اُسے پکڑ لیا تھا۔ اُس نے بہتوں کیساتھ
ایسا کیا تھا، لیکن..... یہاں تک کہ پطرس نے اُس کا انکار بھی کر دیا تھا، لیکن پھر وہ جا کر زرارو روایا
تھا۔ اُس کے اندر کچھ تھا۔

(605) کبوتری کوشتی سے باہر نکلا گیا..... مگر جب کوّا باہر نکلا گیا، تو وہ ادھر ادھر پھرتا رہا۔ کشتی
کے اندر وہ بالکل ٹھیک رہا، لیکن جب کشتی سے باہر نکلا، تو اُسکی فطرت بدل گئی تھی۔ وہ تمام مردہ چیزوں

کو کھاتا رہا جس کی بھی اُس نے خواہش کی، اور وہ اُس سے مطمئن تھا۔ کیوں؟ کیونکہ وہ، شروع ہی سے کوّا تھا۔ وہ مردار خور تھا۔ اُس میں اچھائی نہیں تھی۔ وہ ریا کار تھا اور وہ کبوتری کیساتھ رہتا تھا، جیسے کبوتری تھی ویسا ہی وہ تھا۔ کوّا کسی بھی ایسی جگہ پرواز کر سکتا تھا جہاں کبوتری کر سکتی تھی۔ اور کبوتری کی طرح وہ ہر اچھی خوراک کھا سکتا تھا۔ لیکن وہ پھر بھی گلی سڑی چیزیں کھاتا تھا، جو کبوتری نہیں کھا سکتی تھی۔ اسیلے، کہ کبوتری ایک مختلف چیز ہے۔ اُسکی بناوٹ مختلف ہے۔ وہ کبوتری ہے۔ اور کبوتری گلی سڑی خوراک ہضم نہیں کر سکتی ہے، کیونکہ اُس میں صفر نہیں ہوتا ہے۔

(606) اور جو شخص خُدا کے رُوح سے پیدا ہوتا ہے، وہ بھی اپنی فطرت، اپنی تبدیلی، اپنی بناوٹ کے لحاظ سے خُدا کا کبوتر بن جاتا ہے۔ جی ہاں، جناب۔ آپ کو سے کے۔ کے اندر کبوتر کی رُوح ڈال دیں، وہ کبھی کسی مردہ لاش پر نہیں بیٹھے گا۔ اگر وہ غلطی سے اُس پر بیٹھ گیا، تو وہ فوراً وہاں سے اُڑ جائے گا۔ وہ وہاں نہیں ٹھہر سکے گا۔ اور جو شخص خُدا کے رُوح سے پیدا ہوا ہے، وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کبھی کسی شراب خانے پہنچ جائے، لیکن وہ فوراً وہاں سے نکل جائیگا۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی عورت اُسے لہوائے، اور اپنے ساتھ گھومنے کیلئے متوجہ کرنے کی کوشش کرے، لیکن وہ اپنا رخ پھیر لے گا۔ وہ جلدی وہاں سے نکل جائے گا۔ کیوں؟ کیونکہ وہ کبوتر ہے۔ یہ سچ ہے۔ آپ اُسے بیوقوف نہیں بنا سکتے ہیں، کیونکہ وہ اس سے آگاہ ہے۔ ”میری بیھڑیں میری آواز پہنچاتی ہیں، وہ کسی غیر کے پیچھے نہ جائیں گی۔“ وہ ابتدا ہی سے، ایک کبوتر ہے۔ یہ چیز ہے جس پر میں بات کر رہا ہوں، کیونکہ وہاں کوئی اصل چیز لنگر انداز ہے۔

(607) اب بڑے دھیان سے توجہ دیں۔ ”خُدا نے قسم کھائی۔“ اوہ، یہ ہے.....

وہ ہماری جان کا ایسا لنگر ہے، جو..... ثابت اور قائم رہتا ہے، اور پردہ کے اندر تک۔ تک بھی پہنچتا ہے؛

(608) ”پردہ۔“ خُدا جسم کے، پردہ میں آیا۔ کیا کرنے کیلئے؟ خود کو ظاہر کرنے کیلئے۔ اُسے خود کو چھپانا پڑا، اسیلے کہ ہم اُس پر نظر نہیں کر سکتے تھے۔ اسیلے وہ پردہ کے پیچھے چھپ گیا۔ پردہ کون تھا؟ یسوع۔ ”ان کاموں کو کرنے والا میں نہیں، بلکہ باپ ہے،“ یسوع نے کہا، ”میرا باپ مجھ میں رہتا

ہے۔ مجھ میں کام کرتا ہوں۔ اور میرا باپ اب تک کام کرتا ہے، اور میں بھی کرتا ہوں۔“ یہاں وہ پردہ میں چھپا ہوا، خُدا، عموائل کی صورت میں موجود تھا، یعنی خُدا ہمارے ساتھ۔ ”خُدا نے مسیح میں ہو کر، دُنیا سے اپنا میل ملاپ کر لیا۔“ وہ یہاں، چل پھر رہا ہے۔

(609) پس اب، وہ نیچے آیا اور تقدیس، اور خلاصی دینے والا، اور عوضی بنا، تاکہ اپنی موت کے وسیلے، گناہ کی قیمت ادا کرے، اور پھر واپس آ کر ہمارے اندر بسیرا کر سکے۔ پھر جو ایمان ہم رکھتے ہیں۔ ہیں وہ پردہ نشین ایمان ہے، یا پردہ نشین شخص ہے۔ اسلئے ہم اُن چیزوں پر نظر نہیں کر سکتے جو ہمیں اِس پردہ کے اندر دکھائی دیتی ہیں۔ پردہ تعلیمات ہیں، اور یہ کئی کام کرتا ہے اور بہت کچھ بولتا ہے۔ یہ ایک سائنسی چیز ہے۔ لیکن زندہ خُدا کا رُوح جو اِس میں رہتا ہے، وہ بے وجود چیزوں کو ایسے بلا لیتا ہے، گویا کہ وہ وجود رکھتی ہیں، کیونکہ خُدا نے یہ کہا تھا۔ یہ آپ کا پردہ ہے۔ ہم پردہ کے اندر ہیں۔

(610) اب، کسی دن وہ اِس پردہ کو پھر زندہ کرے گا، جو کسی مرد اور عورت کی نفسانی خواہش سے پیدا ہونے والا بدن نہیں ہوگا، بلکہ خُدا کی مرضی سے ہوگا جب وہ کلام کریگا تو یہ واقع ہو جائے گا۔ پھر ہمارا بدن بھی ویسا ہی ہوگا جیسا اُس کا جلالی بدن ہے۔ ہم پردہ میں رہیں گے، تاکہ ہم ایک دوسرے سے بات چیت کر سکیں، اور ایک دوسرے سے ہاتھ ملا سکیں۔

(611) اب، جب ہم اِس دُنیا سے جاتے ہیں، تو ہمیں ایک خیمہ، یعنی ایک تھیفنی بدن ملتا ہے، جو ایک انسان کی شکل و صورت پر ہے، وہ کھاتا، پیتا نہیں ہے، وہ سوتا نہیں ہے، بلکہ ہمیشہ جاگتا رہتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں ہمیں جانا ہے۔ لیکن وہ قربان گاہ کے نیچے انتظار کر رہے ہیں، اور چلا رہے ہیں، ”اے خُداوند، کب تک؟ کب تک؟“ پس واپس آنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ، وہ ایک دوسرے سے ملنا چاہتے ہیں۔ وہ اکٹھے بیٹھنا چاہتے ہیں تاکہ کھائیں پئیں، اور ایک دوسرے سے بات چیت کر سکیں۔ وہ انسان ہیں۔ خُداوند کا نام مبارک ہو!

(612) جب خُدا نے ابتدا میں انسان کو اپنی صورت و شبیہ پر بنایا، تو اُس نے ایسا ہی بنایا تھا۔ وہ ایک دوسرے سے رفاقت کرتے تھے، اور ایک دوسرے کو جانتے تھے۔ ہم اُن چیزوں کو پسند کرتے ہیں جو ہمارے خُدا نے ہمارے لیے بنائیں ہیں، کیونکہ ہم اسی طرح کے بنائے گئے تھے۔ اور اُس کی

عظیم آمد کے وقت، جو تیار ہوں گے وہ ہمیشہ کیلئے ایسے ہی بن جائیں گے۔ غیر فانی حالت میں، ہم اُسکی مانند کھڑے ہوں گے۔ اوہ، مسیح کا نام مبارک ہو!

(613) اب ہمارے پاس ہماری نجات کا بیعانہ ہے، کیونکہ ہم اُسے اپنا شخصی نجات دہندہ، اور اپنا شافی مانتے ہیں۔ باقی سب انعامات، یا، انشورنس پالیسی پر ملنے والا منافع ہے۔ آمین۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ انشورنس پالیسی کیا ہوتی ہے؟ آپ اس پر لگنے والا منافع اُس وقت تک نکلا سکتے ہیں جب تک اصل زر نہیں آجاتا۔ یقیناً آپ منافع نکلا سکتے ہیں۔ اور اب ہم منافع ہی حاصل کر رہے ہیں۔ پس، جونہی ہم منافع حاصل کر لیتے ہیں، تو اس پر پھر زر منافع لگ جاتا ہے۔

(614) ایک دفعہ، انشورنس کے نمائندے نے، مجھ سے کہا، ”بلی، میں آپ کو کوئی انشورنس فروخت کرنا چاہتا ہوں۔“

میں نے کہا، ”میرے پاس پہلے ہی ہے۔“ میری بیوی نے مڑ کر میری طرف دیکھا۔
(615) اب، انشورنس کے خلاف کچھ نہیں ہے۔ لیکن کچھ لوگ ”انشورنس کے بھوکے ہیں۔“ پس، وہ گھومیں۔ اُس نے کہا.....

(616) میری بیوی نے، حیران ہو کر میری طرف دیکھا، ”کیا آپ نے انشورنس لی ہے؟“

(617) میں نے کہا، ”یقیناً۔“ خیر وہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔

(618) اُس شخص نے پوچھا، ”خیر، بلی، آپ نے کس قسم کی انشورنس لے رکھی ہے؟“

(619) میں نے کہا:

بابرکت اشورنس یہ ہے، یسوع میرا ہے!

اوہ، الہی جلال کا کیسا پیشگی ذائقہ ہے!

نجات کا وارث ہوں، اور خُدا کا خریدا ہوا ہوں،

اُسکے رُوح سے جنم لیا ہے، اُسکے خون سے دھلا ہوا ہوں۔

(620) اُس شخص نے کہا، ”بلی، یہ بہت اچھی چیز ہے،“ مگر اُس نے کہا، ”لیکن یہ چیز تمہیں

وہاں قبرستان میں نہیں رکھ پائے گی۔“

(621) میں نے کہا، ”لیکن یہ مجھے وہاں سے باہر لے آئے گی۔ اور یہ اہم بات ہے۔“ کیونکہ میں وہاں جانے کیلئے فکر مند نہیں ہوں؛ میں تو وہاں سے باہر آنے کیلئے فکر مند ہوں۔

(622) اور تب سے میری اشورنس، ابدیت کے خُدا کی قسم پر قائم ہے، کہ وہ آخری دن، مجھے اپنے بیٹے کی مانند بنا کر پھر زندہ کرے گا، میں دلیری سے چلوں گا اور میرے پاس تسلی اور جان کا لنگر ہوگا، کہ جب تک میں اس پردہ میں ہوں کسی اندکی بھی چیز نے مجھے قدیم چٹان کے ساتھ لنگر انداز کر رکھا ہے۔ جب پانی اچھلتا اور شور کرتا ہے، تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پس موت، خطرہ، یا کوئی بھی چیز ہمیں خُدا کی محبت سے جدا نہیں کر سکتی ہے۔ میرا لنگر پردہ کے اندر تک پہنچتا ہے۔ خواہ طوفان اُٹھ کھڑے ہوں۔ اور خواہ لکرائیں۔ خواہ بے دین آجائیں۔ مگر جو ایماندار نے سرے سے پیدا ہوا ہے وہ لنگر رکھتا ہے۔ ابھی آپ اس پردہ میں سے دیکھ نہیں سکتے ہیں۔ مگر میں جانتا ہوں میرا لنگر اُس زمانوں کی چٹان کیسا تھ قائم ہے، جس نے قسم کھا کر وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ آخری دن مجھے زندہ کریگا۔

(623) پس حیران ہونے کی کوئی بات نہیں آپ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر، کہہ سکتے ہیں، ”اے موت تیرا ڈنگ کہاں رہا؟ اے قبر، تیری فتح کہاں رہی؟ مگر خُدا کا شکر ہو جو ہمیں خُداوند یسوع مسیح کے وسیلہ فتح بخشا ہے۔“

جہاں پیشرو کے طور پر.....

اوہ، میرے خُدا یا! ہم سبق تک پہنچ نہیں پارے۔

ہماری خاطر..... پیشرو کے طور پر

(624) پس ایک پیشرو ہے۔ کیا آپ نے کبھی، قدیم مغربی دنوں پر غور کیا ہے (پس میں کئی بار پرانی پگڈنڈیوں پر سے گزرا ہوں)۔ وہاں ایک پیشرو، یا ایک سکاوٹ ہوتا ہے؟ اور وہاں کارواں یا قافلہ، پانی کی تلاش کر رہا ہوتا تھا، تو ایک پیشرو شخص آگے آگے بھاگتا جاتا تھا۔ اور وہ انڈین لوگوں کے قبیلہ دیکھ لیتا تھا؛ اور اُنکے پاس سے آگے گزرتا تھا۔ اور وہ اُس جگہ کو جا کر پہلے دیکھ لیتا تھا جہاں پانی کا چشمہ ہوتا تھا۔ پھر وہ واپس بھاگتا ہوا آتا تھا تا کہ قافلہ کے مالک کو بتائے، ”کہ گھوڑوں کو چلانا جاری رکھو، اور ہر ایک ہمت کرے، کیونکہ وہاں پہاڑ پر پانی کا چشمہ موجود ہے۔“ یہ پیشرو ہے۔

(625) اور یہاں پر بھی، پیشرو موجود ہے۔ کبھی انسان ابلیس کے ہاتھوں میں جکڑا ہوا، آگ میں جل رہا تھا، لیکن کسی شخص نے مشین گن نسٹ کو تھام لیا۔ وہ یسوع تھا۔ پیشرو ہمارے آگے آگے چلا۔ اور شیطان مشین گن تھامے ہوئے ہمیں اذیت دے رہا تھا، اور ہم ہمیشہ سے غلامی میں اور موت میں خوفزدہ تھے۔ وہ اُس چشمہ کی نگرانی کر رہا تھا۔ یقیناً، وہ کر رہا تھا، اُس کے پاس اختیار تھا، اسلئے کہ ہم نے گناہ کیا تھا اور اُس سے دور ہو گئے تھے۔ لیکن پیشرو، مسیح نے آکر، نسٹ پر قبضہ کر لیا۔

(626) آپ نے وہ پرانا گیت سنا ہے، ”قلعہ کو تھامے رکھو کیونکہ میں آ رہا ہوں؟“ قلعہ کو، ہر صورت میں تھامے رکھو؛ آئیں اس کو تھام لیں۔ اب ہم مزید اسے تھامنا نہیں چاہتے ہیں۔ مسیح نے قلعہ فتح کر لیا ہے۔ ہللو یاہ! دروازہ کھل چکا ہے۔ ”ایک سوتا داؤد کے شہر میں، خُدا کے گھر میں جاری ہو چکا ہے، جو پاک کرنے کے لیے ہے، یعنی ناپاکوں کو پاک کرنے کیلئے ہے۔“ ہمارا پیشرو ہماری خاطر اندر داخل ہو چکا ہے۔

(627) وہ پیشرو، ہمیں آگاہ کرتا ہے، ”کہ اُس پار، ایک مقام آنے والا ہے، جہاں آپ کبھی بوڑھے نہیں ہوں گے۔“ جہاں جھریاں نہیں ہوں گی، اور جہاں آپ کو بناؤ سنگھار کی چیزیں استعمال نہیں کرنی پڑیں گی جس سے آپ اپنے شوہر کو اچھی نظر آئیں گی۔ پیشرو آگے جا چکا ہے۔ وہاں پر کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں آپ بوڑھے اور تھکے ماندے اور کمزور ہو جائیں گے۔ وہاں کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں آپ کبھی بیمار ہوں گے۔ وہاں کبھی کسی بچے کے پیٹ میں درد نہیں ہوگا۔ وہاں آپ کا کبھی کوئی نقلی، بلکہ اصلی دانت نہیں گرے گا، جس کی جگہ نقلی دانت لگوانا پڑے۔ ہللو یاہ! اوہ، اُسی کا نام مبارک ہو! وہ داخل ہو چکا ہے، اور ایک دن ہم بھی وہاں، اُسکی مانند غیر فانی حالت میں کھڑے ہوں گے۔ اور سورج اور ستاروں سے زیادہ روشن ہوں گے۔ یقیناً۔ کیونکہ پیشرو ہم سے پہلے وہاں جا چکا ہے۔

..... وہاں یسوع ہمیشہ کیلئے، ملکِ صدق کے طور پر سردار کاہن بن کر، ہماری خاطر، پیشرو کے طور پر داخل ہو چکا ہے۔

(628) یہ عظیم پیشرو ہمارے آگے، راستہ بنانے چلا گیا ہے۔ وہ ایک رُوح سے، خُدا کی دھنک کی عظیم دھاروں سے بنا ہے، اُسکا کوئی شروع ہے اور نہ آخر ہے۔ بلکہ، وہ، ابدی، خُدا ہے۔

روشنی کی ایک شعاع نکلی تھی۔ یہ محبت کی شعاع تھی، سرخ رنگ کی، اہم شعاع تھی۔ اس کے بعد، نیلا رنگ آتا ہے؛ نیلا، سچائی کا رنگ ہے۔ اس کے بعد، دیگر رنگ آتے ہیں، جو کہ سات مکمل رنگ ہیں، اور یہ خُدا کی سات روحیں ہیں، جو اُس عظیم چشمے یا عظیم ہیرے سے نکلی تھیں جس کا ذکر یسوع نے کیا تھا۔ یعنی وہ عظیم ہیرا جس کو تراشا گیا، تاکہ ان رنگوں کو منعکس کرے۔ خُدا مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہا، تاکہ وہ اپنی بھلائی اور رحمتوں، اور نعمتوں اور نشانوں اور عجیب کاموں کے وسیلے ہمارے درمیان منعکس ہو۔ وہ عظیم بڑی دھنک ایک تھیوفنی بن گئی، جو کہ، انسانی شکل پر تھی، لیکن پھر بھی وہ انسان نہیں تھا، وہ ابھی تک جسم نہیں بنا تھا، وہ صرف تھیوفنی صورت میں تھا۔

(629) موسیٰ نے کہا، ”میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں۔“ خُدا نے اُسے چٹان کے پیچھے چھپا دیا۔

(630) اور جب خُدا وہاں سے گزرا، تو اُس نے اپنی پشت پھیر دی۔ اور موسیٰ نے کہا، ”یہ تو

آدمی کی پشت دکھائی دیتی ہے۔“

(631) پھر کیا واقعہ ہوا؟ ایک دن، ابرہام اپنے خیمے میں بیٹھا ہوا تھا۔ آج رات، ہم اس بات کو

لیں گے۔ جب ابرہام اپنے خیمے میں بیٹھا ہوا تھا، تو خُدا گوشت کے جسم میں، اُس کے پاس آیا۔

”اوہ،“ آپ کہتے ہیں، ”بھائی برتنہم، وہ ایسا تھا.....“

(632) ہم یہاں دیکھیں گے اس سے پہلے وہ ابرہام سے ملاقات کرتا، ملکِ صدق کے طور پر،

وہ گوشت کے بدن میں، خُدا تھا۔ یقیناً، وہ تھا۔ وہ جسم میں خُدا تھا۔

(633) پس آپ کہتے ہیں، ”بھائی برتنہم، تو پھر، اُسے واپس آنے اور پیدا ہونے کی ضرورت

کیوں پڑی؟“

(634) اُس وقت وہ جسم پیدا نہیں ہوا تھا۔ جس جسم میں وہ اترتا تھا، اُسے خلق کیا گیا تھا۔ ملکِ

صدقِ سالم کا بادشاہ تھا، یعنی ریو شلم کا بادشاہ، جو کہ سلامتی کا بادشاہ تھا؛ نہ اُس کا باپ نہ ماں، اور نہ عمر کا

شروع نہ زندگی کا آخر تھا۔

یسوع کا باپ بھی تھا اور ماں بھی تھی، اُس کی زندگی کا آغاز بھی تھا اور اختتام بھی تھا۔ لیکن اُسے

ملکِ صدق کے ”طور پر“ بنایا گیا تھا، جس کی عمر کا نہ شروع تھا نہ زندگی کا آخر تھا۔

(635) ملکِ صدق خود خُدا تھا۔ ملکِ صدق یہ ہوا وہ خُدا تھا، وہی کئی سال بعد، ابرہام سے ملنے آیا تھا، جب وہ اپنے خیمے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور اُسکی پشت اُسکی طرف تھی؛ اُس نے کہا، ”سارہ کیوں ہنسی؟“ یہ سچ ہے۔ یہ وہی تھا جو وہاں کھڑا ہو کر، سدوم کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ابرہام نے اُسکو پہچان لیا تھا، کیونکہ اُس کے پردہ کے اندر ایک لنگر تھا جو اُس وعدے کو پکڑے ہوئے تھا۔ اسلئے نہیں کہ اُسے کچھ محسوس ہوا تھا، بلکہ اسلئے کہ خُدا نے اُس سے وعدہ کیا تھا۔ اور جب وہ اُس بہت بڑے مقناطیس کے قریب آیا، تو وہ جان گیا کہ خُدا جسم میں ہے۔

(636) وہ ابرہام کے ساتھ، تھوڑا ہر تک چل کر گیا۔ اُس نے ابرہام کو بتایا۔ اور کہا، ”میں دیکھ رہا ہوں، کہ تُو دُنیا کا وارث ہوگا، پس کیا میں ابرہام سے یہ باتیں چھپاؤں۔ میں ایسا ہرگز نہیں کرونگا۔“ پس، ”ابرہام، میں تجھے بتاتا ہوں میں اپنے سفر میں کیا کرنے جا رہا ہوں،“ پس ہم اِس بات کو آج رات لیں گے، ”میں سدوم کی طرف جا رہا ہوں،“ اور وہ کیا کرنے جا رہا تھا؟ اور جو نبی اُس نے ابرہام کو برکت دی، تو وہ خلا میں واپس چلا گیا۔ ایک آدمی جو وہاں کھڑا تھا، اور اُس آدمی کے، لباس پر گرد پڑی ہوئی تھی۔ اور صرف یہی نہیں، بلکہ اُس نے ابرہام کے ذبح کئے ہوئے بچھڑے کا گوشت بھی کھایا تھا، گائے کا دودھ بھی پیا تھا، اور کچھ روٹیاں (مکئی کی روٹیاں بھی کھائیں تھیں)، جن پر مکھن لگا ہوا تھا۔ یہ بالکل سچ ہے۔ اور پھر وہ تھیوفنی بدن میں واپس لوٹ گیا تھا۔

(637) یہ کیا تھا؟ اُس نے اسے تب کیوں نہ لیا؟ وہ میری اور آپ کی طرح ابھی تک پیدا نہیں ہوا تھا۔ لیکن اُسے جسم میں پیدا ہونا تھا، تاکہ وہ موت کا ڈنگ برداشت کر سکے۔ وہ ایک تخلیق شدہ جسم تھا۔ وہ ایک ایسا جسم تھا کہ اُس نے زمین سے کیلشیم اور پوٹاشیم نکالی، اور کہا، ”شُوں“، اور اُس کے اندر داخل ہو گیا۔ اور ملکِ صدق بن گیا۔ وہ اُس بدن میں داخل ہو گیا، تاکہ چلتا پھرتا اُس پردے میں رہ کر سامنے آ سکے، اور یہ اُس کی اپنی تخلیق کا پردہ تھا؛ کسی عورت کے باطن سے، پیدا شدہ پردہ، یا ایک خلیہ نہیں تھا۔ بلکہ اُس نے اسے تخلیق کیا اور اُس میں داخل ہو گیا، اور ملکِ صدق کے طور پر، بات چیت کی۔

(638) یہ ملکِ صدق کون ہے؟

اور یہ ملک صدق، سالم کا بادشاہ، (جو کہ یروشلیم ہے)، خُدا کا تعالیٰ کا کاہن ہمیشہ کاہن رہتا ہے، (یقیناً)، جب ابرہام بادشاہوں کو قتل کر کے واپس آتا تھا تو اسی نے اُس کا استقبال کیا، اور اُس کیلئے برکت چاہی؛

اسی کو ابرہام نے سب چیزوں کی وہ یکی دی، یہ اول تو اپنے نام کے معنی کے موافق راست بازی کا بادشاہ ہے، (پس یہ وہ عظیم محبت، وہ عظیم رُوح ہے جو ابتدا میں تھی)..... راست بازی کا بادشاہ ہے،..... اور پھر..... سالم، یعنی، صلح کا بادشاہ ہے۔

یہ بے باپ، بے ماں، بے نسب نامہ ہے، نہ اُس کی عمر کا شروع، نہ زندگی کا آخر ہے؛.....
(639) یہ کون تھا؟ یہ کبھی پیدا نہیں ہوا تھا، نہ کبھی اِس کی موت ہوگی۔ یہ کون تھا؟ یہ خُدا تھا، یقیناً، یہ خُدا ہی تھا، اور خُداوند یسوع کی ابتدائی صورت میں تھا۔ یقیناً ایسا ہی تھا۔ لیکن اُسے عورت کے وسیلے آنا پڑا، جس طرح آپ عورت کے وسیلے پیدا ہوتے ہیں۔ اُسے اُسی طریقے سے آنا پڑا جس طرح سے آپ آتے ہیں، تاکہ وہ آپ کو اپنے پاس واپس لاسکے۔ ہللو یاہ!

کمال فضل ہے! کتنی شیریں آواز ہے

جس نے مجھ جیسے اندھے اور کم بخت، غریب کو بچا لیا!
کبھی میں کھویا ہوا تھا، پر اُسکے فضل سے، اب میں مل گیا ہوں،
کبھی میں نابینا تھا، لیکن اب دیکھتا ہوں۔

(640) میں سمجھ گیا ہوں اُسے میرے لئے کیا کرنا پڑا۔ خُدا نے میری جگہ لی، تاکہ فضل کے وسیلے میں اُس کی جگہ لے سکوں۔ اُس نے میرے گناہ لے لیے، تاکہ اُس کی راست بازی کے وسیلے میں ابدی زندگی حاصل کر سکوں۔ میں خود کو چن نہیں سکتا تھا۔ میری فطرت میں گناہ تھا۔ مجھے اُس سے کوئی غرض نہیں تھا۔ میں تو ”دُنیا میں پیدا ہوا، اور بدی میں صورت پکڑی، اور دُنیا میں آکر جھوٹ بولا۔“ کوئی بھی، امکان نہیں تھا؛ اور نہ ہی، کوئی خواہش تھی۔

(641) کسی سو کو بتائیں ”کہ کچڑ میں لوٹنا، غلط ہے“، کیا آپ ایسا کریں گے؟ تو دیکھیں کہ وہ آپ کی کتنی سنے گا۔ کسی کو بے کو بتائیں ”کہ مردہ چیز کا گوشت کھانا، غلط ہے“، تو پھر دیکھیں وہ آپ

لو کیا جواب دے گا۔ اگر وہ بول سکتا تو وہ کہتا، ”تُو اپنے کام سے کام رکھ۔“ یقیناً۔

(642) اوہ، مگر یہ خُدا کا فضل ہے کہ اُس نے اس فطرت کو بدلا، اور مجھے اس خواہش اور تمنا اور پیاس کیلئے موقع فراہم کیا، ”اے خُدا، تیری شفقت میرے لیے زندگی سے بہتر ہے۔ میرا دل تیرے لیے ترستار ہے گا۔“

(643) داؤد کہتا ہے، ”جیسے ہرنی پانی کے نالوں کو ترستی ہے، اے خُدا، میری جان اُسی طرح تیری پیاسی ہے۔“

(644) یہ پیاس خُدا نے انسان کو دی ہے، تاکہ اُس کی پرستش کرے، اُس سے محبت کرے، اور اُس کی تلاش کرے۔ لیکن انسان شیطان کی آواز پر اسے الٹ دیتا ہے، اور یہ عورتوں اور عیاشیوں اور دُنیا کی چیزوں کی جانب بھاگتا ہے، اور مطمئن ہونے کی کوشش کرتا ہے جب کہ یہ مقدس پیاس خُدا نے اُس کے اندر اسیلے پیدا کی تھی، تاکہ وہ خُدا سے محبت کرے۔ انسان اسے دُنیا کی چیزوں کے وسیلہ بجھانا چاہتا ہے۔ مگر، بھائی، جب یہ حوض ایک بار تبدیل ہو جاتا ہے، اور تمام خرابیوں، اور۔ اور غلیظ کیڑے کوڑوں سے جو اس میں ہوتے ہیں، پاک اور صاف ہو جاتا ہے، تو اس کے اندر خُدا کا خالص پانی آ جاتا ہے، اور پھر گناہ اسے کبھی چھو نہیں سکتا ہے۔ آمین۔

میں اُس سے کتنی محبت کرتا ہوں! میں اُس کی کتنی پرستش کرتا ہوں!

میری زندگی، میری روشنی، میرے سب کچھ میں سب کچھ ہے،

عظیم خالق میرا نجات دہندہ بن گیا،

اور خُدا کی ساری معموری اُسی میں سکونت کرتی ہے۔

یہ ہمیشہ زندہ رہنے والی کہانی ہے، اپنے جلال سے نیچے آیا،

میرا خُدا اور میرا نجات دہندہ آیا، اور یسوع اُس کا نام تھا۔

چرنی میں وہ پیدا ہوا، اپنوں میں وہ بیگانہ تھا،

غم اور آنسو، اور دکھ کا خُدا بنا،

میں اُس سے کتنی محبت کرتا ہوں! میں اُس کی کتنی پرستش کرتا ہوں!

میری سانسیں، میری روشنی، میرے سب کچھ میں سب کچھ ہے!
(645) اے خُدا! وہ کیسے یہ کر سکتا تھا؟ انسان یہ لکھتے لکھتے تھک گیا ہے۔ کسی نے کہا ہے:

اگر ہم سمندر کو سیاہی سے بھر دیں،

اور زمین کا ہر تنکا قلم بن جائے؛

اور تمام آسمان کا غد بن جائے،

اور ہر آدمی کا تب بن جائے؛

اور خُدا کی بلند و بالا محبت کا بیان لکھے

کہ آسمان کا عظیم خُدا کس طرح جسم بنا اور میرے گناہ اُٹھالے گیا!

خُدا کی بلند و بالا محبت کا بیان لکھے

تو سمندر خشک ہو جائیں گے؛

سارے طومار بھر جائیں گے،

چاہے آسمان سے آسمان تک پھیلے ہوں۔

(646) اور اس نجات کے وارثوں کی یقینی اُمید کیلئے، اُس نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ وہ

ہمیں آخری دن پھر زندہ کر کے، ہمیں ابدی زندگی دے گا۔ ”کوئی ان کو میرے ہاتھ سے چھین نہیں
سکتا۔“ آمین۔

آئیں دُعا کریں۔

(647) کیا آپ اُس کی محبت کو ٹھکرانے کے مجرم ہیں؟ کیا آپ نے اُسکی ذاتِ مبارک سے

سرکشی کی ہے، اُس ذاتِ عظیم سے جس نے آپ کو اس طرح کا بنایا جو آپ نظر آرہے ہیں؟ اور آج صبح

تک، آپ اپنی زندگی میں، اتنا دُور نکل آئے ہیں، مگر وہ ذات آپ کو ایک موقع فراہم کر رہی ہے۔ کیا

آپ ہمیشہ زندہ رہنا چاہتے ہیں؟ اور زندہ رہنے کا ایک ہی طریقہ ہے، اور وہ خُداوند یسوع پر ایمان

لانا ہے۔ اگر آپ، اپنے دل سے ایمان لائیں، کہ وہ خُدا کا بیٹا ہے اور اُسے اپنا نجات دہندہ قبول

کر لیں، اور یہ ایمان لائیں کہ آپ کو راست باز ٹھہرانے کیلئے خُدا نے اُسے مردوں میں سے زندہ کیا

ہے، اور اگر آپ ان بنیادوں پر اُسے قبول کرنا چاہتے ہیں، تو اب یہ آپ کا وقت ہے۔
 (648) کیا آپ اپنا ہاتھ بلند کریں گے؟ کوئی غیر توبہ یافتہ رُوح، آج صبح توبہ کرنا چاہے گی،
 اور کہے گی، ”مناد، بھائی، جب دُعا کی جائے، تو مجھے یاد رکھا جائے۔ میں بھی ناکام ہو گیا ہوں۔ میں
 نے کلیسیا کی رکنیت تولی ہے، لیکن مجھے۔ مجھے یہ معلوم ہے مجھے۔ مجھے یہ سب کچھ کبھی حاصل نہیں ہوا جو
 آپ بیان کر رہے ہیں۔ بھائی برتنہم، میں رُوح سے کبھی پیدا نہیں ہوا۔ اور میں۔ میں اسے کبھی بھی،
 حاصل نہیں کر پایا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے لیے دُعا کریں، تاکہ خُدا مجھے آج صبح یہ بخش دے۔“
 جناب، خُدا آپ کو برکت دے۔ کیا کوئی اور ہے؟ جو کہے، ”اے خُدا، مجھے اُس طرح کا بنادے جیسا
 تُو چاہتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تُو..... میں ویسا ہی بننا چاہتا ہوں جیسا تُو چاہتا ہے۔ میں نے تیری
 محبت کو ٹھکرایا تھا۔“ بیٹا، خُدا آپ کو برکت دے۔

(649) اب بس ایک لمحہ ٹھہریں۔

اگر ہم سمندر کو سیاہی سے بھر دیں،
 اور تمام آسمان کا غد بن جائے؛
 اور زمین کا ہر تنکا قلم بن جائے،
 اور ہر آدمی کا تب بن جائے؛
 اور خُدا کی بلند و بالا محبت کا بیان لکھے
 تو سمندر خشک ہو جائیں گے؛
 سارے طومار بھر جائیں گے،
 چاہے آسمان سے آسمان تک پھیلے ہوں۔
 اوہ، خُدا کی محبت، کیسی گہری اور خالص ہے!
 کیسی عمیق اور موثر ہے!
 یہ ابد تک قائم رہے گی،
 یہ مقدسوں اور فرشتوں کا گیت ہے۔

(650) پیارے خُدا، واقعی جس شاعر نے ان الفاظ کو تحریر کیا ہے یہ بھی تیرے دیگر ایمان رکھنے والوں کی مانند تھا، جو اُس کے اظہار کیلئے الفاظ، تلاش کر رہا تھا۔ بائبل مقدس میں لکھا ہے، ”غرض، از بسکہ واعظ و دانش مند تھا، ہاں اُس نے بخوبی غور کیا اور خوب تجویز کی اور بہت سی مثالیں قرینہ سے بیان کیں۔“ اوہ، ہم یہ کس قدر پسند کریں گے کہ ہم زبان اور ذخیرہ الفاظ کے حامل ہوں تاکہ اس کی حقیقت لوگوں سے بیان کر سکیں، لیکن یہ فانی لبوں سے ممکن نہ ہو سکے گا۔ تمام ابدیت، بے شک کسی وقت ظاہر کر دے گی، کہ آسمانی خُدا غریبوں، کھوئے ہوؤں، اور کم بخت گنہگاروں کو بچانے کیلئے کبھی زمین پر آیا تھا۔

(651) اے باپ، میں دُعا مانگتا ہوں، بلکہ میں کہتا ہوں، آج صبح ان ٹیڑے میڑے لفظوں سے، اور ٹوٹے پھوٹے لفظوں سے، کسی نے تو تسلی اور اطمینان اور دلا سے حاصل کیا ہے، اور وہ پناہ کیلئے تیرے پاس بھاگ آیا ہے۔ بخش دے کہ ان کی جانیں اُس وعدے کے ساتھ لنگر انداز ہو جائیں جو خُدا نے قسم کے ساتھ باندھا ہے، کہ وہ آخری دن انہیں پھر زندہ کرے گا۔ اس عمارت میں، اور ٹھیک اس ٹیبر نیل میں، بہت سارے ہاتھ اٹھ گئے ہیں۔ اے خُدا، انھیں وہ مستحکم اُمید، اسی گھڑی عطا کر دے۔ بخش دے کہ یہ لوگ اُس زمانوں کی چٹان کیسا تھ لنگر انداز ہو جائیں۔ چاہے سمندر کتنی بُری طرح موجزن ہو اور چاہے ان کی چھوٹی کشتیاں جتنی بھی اچھیلیں، مگر ان کے پاس لنگر ہے، یعنی خُدا کا وعدہ ہے۔ اور یہ قائم رہ سکتے ہیں، ”کیونکہ خُدا نے فرمایا ہے۔ وہ جھوٹ نہیں بول سکتا ہے۔“

(652) ”وہ جو میرا کلام سنتا ہے،“ جس کو میں نے آج صبح بیان کرنے کی کوشش کی ہے، ”اور میرے بھیجنے والے، یہ وہاں کا یقین کرتا ہے، اُس میں ہمیشہ کی زندگی ہے؛ اور اُس پر سزا کا حکم نہ ہوگا، بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔“

(653) اے ذاتِ ابدی، ان لوگوں کو آج برکت دے۔ اور بخش دے کہ یہاں موجود ہر وہ شخص جو خون کی پناہ میں نہیں ہے، جس کی رُوح کبھی تبدیل نہیں ہوئی، خُداوند، ابھی تبدیل ہو جائے۔ کیونکہ تُو عجیب و جلالی کام کرتا ہے۔ یہ سب تیرے ہیں۔ اور انہیں تیرے سپرد کرتے ہیں۔ میری دُعا ہے کہ انکو، ابدی زندگی عطا کر۔ بخش دے، کہ کسی روز، دوسرے کنارے پر، جب ہم باری باری وادی پار

کر کے پہنچیں، تو ہم ایک دوسرے سے مل سکیں اور وہاں پھر ہم ایک دوسرے کو کبھی ”الوداع“ نہ کہیں۔

کسی روز وقت کے اختتام پر ہم دریا کے پار پہنچیں گے،

جب غم کے آخری خیالات بھی گزر جائیں گے؛

ہمیں راہ دکھانے کیلئے وہاں پر کوئی ہوگا،

مجھے تہا یرون پار نہیں کرنا پڑے گا۔

وہاں پر کوئی موجود ہوگا، جو مجھے راہ دکھانے کیلئے انتظار کر رہا ہوگا،

مجھے تہا یرون پار نہیں کرنا پڑے گا.....

(654) وہ سب جو امید رکھتے ہیں، اپنے سروں کو اٹھائیں اور اپنے ہاتھوں کو بلند کریں۔

مجھے نہیں کرنا پڑے گا.....

اب بس اُس کی پرستش کریں۔ پیغام ختم ہو گیا ہے۔ کیا آپ خوش نہیں ہیں؟ خُدا نے قسم کھائی ہے

کیا وہ نہیں ملے گا..... خُدا نے قسم کھائی ہے وہ آپ کو وہاں پر ملے گا۔

یَسُوع میرے تمام گناہوں کا کفارہ دینے کیلئے مَوا؛

جب میں تاریکی دیکھوں گا..... (آپ کیا کہتے ہیں؟ ڈنگ مارنے والا ختم ہو چکا

ہے۔) وہ میرا انتظار کر رہا ہوگا،

مجھے تہا یرون پار نہیں کرنا پڑے گا۔

اکثر مجھے چھوڑ دیا جاتا ہے، اور تھکا ہوتا ہوں.....

اب فقط اُس کی پرستش کریں۔

..... لگتا ہے کہ میرے تمام دوست جا چکے ہیں؛

کیا آپ کبھی اُس جگہ گئے ہیں؟

اب صرف ایک ہی خیال ہے جو مجھے شادمان کرتا ہے..... (کیا وعدہ کیا گیا

ہے؟)..... میرا دل خوش ہے،

مجھے تہا یرون پار نہیں کرنا پڑے گا.....

(655) اب، اے وعدے کے بچو، ایسا کرنے کیلئے اُس کی پرستش کرو۔

مجھے تنہا یردن پار نہیں کرنا پڑے گا،

یُوع میرے تمام گناہوں کا کفارہ دینے کیلئے مہوا؛

اب کیا ہوتا ہے؟

جب میں تاریکی دیکھوں گا، وہ میرا انتظار کر رہا ہوگا،

مجھے تنہا یردن پار نہیں کرنا پڑے گا۔

جب میں دریا پر پہنچوں گا.....

آپ میں سے ہر ایک وہاں آ رہا ہے۔ ایک بڑا، تاریک سایہ آپ کے سامنے کھڑا ہے۔ یہ ایک بڑا دروازہ ہے۔ انہی دنوں میں سے کسی دن، آپ اُس میں سے گزرنے والے ہیں، شاید آج کا دن ختم ہونے سے پہلے، شاید آج صبح چرچ ختم ہونے سے پہلے ایسا ہو جائے۔ آپ وہاں جانے والے ہیں۔ ہر بار جب بھی دل دھڑکتا ہے، تو آپ ایک قدم اور قریب ہو جاتے ہیں۔

لیکن جب میں تاریکی دیکھوں گا، وہ وہاں میرا انتظار کر رہا ہوگا،

اُس نے کہا تھا کہ وہ ایسا کریگا۔ اُس نے ایسا کرنے کی قسم کھائی تھی۔

پھر مجھے تنہا یردن پار نہیں کرنا پڑے گا۔

(656) اے مبارک خُداوند، آج صبح، ہمارے دل، بھرپور، بھرے ہوئے ہیں۔

(657) ذرا سوچیں کہ جب آپ کی نبض رک جائے گی، اور نرس آپ کے سر کے آس پاس تکیہ دبا رہی ہوگی۔ اور آپ اپنے ہاتھ، مزید نہ ہلا سکیں گے۔ اور آپ کے ہاتھ برف کی مانند ہو جائیں گے۔ آپ کے بچے، آپ کی ماں، اور آپ کے عزیز واقارب رو رہے ہوں اور چلا رہے ہوں گے۔ تب وہاں، وہ بڑا دروازہ کھل جائیگا۔ وہ انتظار کر رہا ہوگا۔

(658) داؤد نے کہا، ”اگر میں اپنا بستر پاتال میں بچھاؤں، تو وہ وہاں بھی ہوگا۔“ مجھے اُس کو تنہا

عبور نہیں کرنا پڑے گا۔ جب دریا کے پانی کے چھینٹے ہمارے چہروں پر گرنا شروع ہوں گے، تو خُدا جانیں بچانے والی کشتی لا کر، ہمیں پار گزرنے کا راستہ دکھائے گا۔ اُس کا وعدہ ہے کہ وہ ایسا کریگا۔ داؤد

نبی نے کہا، ”خواہ، موت کے سایہ کی وادی میں سے میرا گزر ہو، میں کسی بلا سے نہیں ڈروں گا۔ کیونکہ تُو میرے ساتھ ہے۔ تیرے عصا اور تیری لاٹھی سے، مجھے تسلی ہے۔“

(659) خُداوند، آج ہم بہت خوش ہیں، کہ ہم وعدے کے وارثوں میں شامل ہیں۔ آج ہم ہمیشہ کی زندگی رکھتے ہیں، اسلئے کہ ہم خُداوند یسوع سے محبت رکھتے ہیں اور اُس پر ایمان لائے ہیں، اور اُس کے کلام اور اُس کی تعلیم کو قبول کیا ہے۔ اور اُس نے ہمیں، ایمان کی مہر، یعنی پاک رُوح عطا کیا ہے، اور رُوح القدس بخش دیا ہے، ہمارا ایمان ہمارے اندر لنگر انداز ہے۔ اور اگرچہ کئی بار ہمارا گزر تاریک سایوں سے ہوتا ہے، کئی بار ہم راہ میں چلتے ہوئے لڑکھڑکاتے ہیں، لیکن ہمارا لنگر پھر بھی ہمیں سنبھالتا ہے۔ اور دُور کہیں، کوئی چیز موجود ہے، جو راہنمائی کرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے، اور کہتی ہے، ”آگے بڑھو۔ اسلئے ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔“

(660) اے خُدا، ہمیں برکت دے۔ ہمیں تیری ضرورت ہے۔ ہمیں ہمیشہ وفادار اور صادق رکھا سو وقت تک جب تک تُو ہمارے لیے آنے جائے، اور ہم مسلسل تیری تعریف کرتے رہیں گے۔ اور اُس روز ہم زمین پر کھڑا ہوں گے..... ابھی تک اُس کے مبارک قدموں نے زمین کو نہیں چھوا۔ وہ ہوا میں، ٹھہریگا؛ اور پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں، چھٹے، اور ساتویں، دور کے، تمام زمانوں کے مقدسین اور نجات یافتہ، سب اُس کی راست بازی سے ملبس ہو کر وہاں کھڑے ہوں گے؛ اور ہم اُسے بادشاہوں کے بادشاہ، اور خُداوندوں کے خُداوند کے طور پر تاج پہنائیں گے، اور نجات کے نغمے گائیں گے۔ ہمارے کمزور دل کانپ جائیں گے جب ہم اُسکو دیکھیں گے جس نے ہم سے محبت کی اور ہماری خاطر خود کو دے دیا۔ جب ہم گنہگار اور پیار کے قابل نہ تھے، تو مسیح مواتا کہ ہم بچ جائیں۔ اے باپ، ہم اس کیلئے، تیرا شکر بیادا کرتے ہیں، مسیح کے نام میں۔ آمین۔

(661) کیا آپ اُس سے محبت کرتے ہیں؟ اوہ، وہ کتنا حقیقی ہے۔ کیا آپ نے یہ کبھی محسوس نہیں کیا تھا کہ آپ کسی دن اُس کے گلے لگیں گے؟ کیا آپ جانتے ہیں، آپ آہستہ آہستہ آگے بڑھ کر اُس کے قدموں کو چھو لیں گے؟

(662) آپ جانتے ہیں، فینکس، ابری زونا کی عبادات میں میرے پاس کچھ لوگوں نے آکر،

کہا تھا، ”میں اُس کے ساتھ بات کرنا پسند کروں گا۔ میں کہنا چاہوں گا، خُداوند، تو نے مجھ سے تب پیار کیا جب میری راہیں بہت تاریک تھیں۔“ پارگزر نے سے پہلے میں اُس سے بات کرنا چاہوٹگا۔ میں۔ میں اُسے دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں۔ میں۔ میں بس اُسے دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں سوچنا چاہتا ہوں کہ میں کیسا محسوس کروں گا، جب میں اُسے کھڑے ہوئے دیکھوں گا تو میرا کمزور دل کانپ رہا ہوگا۔ (663) میں اکثر سوچتا تھا، ”کاش میں اُس آواز کو یہ کہتے ہوئے سنو، اے سب تھکے ماندوں

اور بوجھ تلے دبے لوگو، میرے پاس آو۔ میں تمہیں آرام دوں گا۔“

(664) شاید میں کبھی بھی اُسے یہ کہتے ہوئے نہ سن سکوں جس طرح اُس نے اُس وقت کہا تھا، لیکن میں اُسے یہ کہتے ہوئے سننا چاہتا ہوں، ”یہ آخری وقت ہے۔ شاباش، اے میرے اچھے اور دیاندار نوکر، آ اور اپنے خُداوند کی اُن خوشیوں میں شامل ہو جو تمہارے لیے تیار کی گئیں ہیں۔“ کتنے عرصے سے؟

(665) ”کیا جب آپ نے نجات پائی تھی؟ نہیں، بھائی۔

(666) ”بلکہ بنائے عالم سے، جب میں نے تجھے دیکھا اور تجھے پہلے سے جانا، اور تجھے ہمیشہ کی زندگی کیلئے مقرر کیا تھا،“ آپ تب مبارک ٹھہرائے گئے تھے۔ ”جن کو اُس نے پہلے سے جانا، اُن کو بلایا بھی۔“ کیا یہ درست ہے؟ ”جن کو اُس نے بلایا، اُن کو راست باز بھی ٹھہرایا۔ اور جن کو راست باز ٹھہرایا، اُن کو جلال بھی بخشا۔“ یہ آپ کا مقام ہے۔ اُس نے ہمیں پہلے سے جانا، ہمیں بلایا، ہمیں راست باز ٹھہرایا، ہم اُس کے ساتھ پہلے ہی جلال پا چکے ہیں، اور دُنیا کے آخر میں، انعام پانے جارہے ہیں۔ کیا آپ خوش نہیں ہیں؟ یقیناً، یہ بات آپ کو اُس سے محبت کرنے پر مجبور کر دے گی۔ جب آپ اپنے لیے کچھ نہیں کر سکتے تھے، تب وہ آیا اور آپ کیلئے سب کچھ کیا۔

(667) بہن گیرٹی، پس وہ بندھن مبارک ہے جو باندھتا ہے۔ ”جو ہمارے دلوں کو مسیحی محبت میں باندھتا ہے،“ ابھی ہم پرستش کی تھوڑی سی رفاقت کر رہے ہیں، پھر ہم بیماروں کیلئے دُعا کریں گے۔ خُدا آپ کو برکت دے۔ جنھوں نے آج صبح مسیح کی طرف ہاتھ بلند کیے ہیں، اُس کی پرستش کیلئے مقام تلاش کریں، اور اُس کی خدمت کریں۔

(668) اب، آئیں ایک جماعت بن کر، فقط اُس کی پرستش کریں، آپ تمام میتھو ڈسٹ، چرچ آف گاڈ، اسمبلیز آف گاڈ، پریس بیئرین، لوٹھرن، کیتھولک۔ آئیں اب، سب مل کر ایک ساتھ گائیں۔

پس وہ بندھن مبارک ہے

جو ہمارے دلوں کو مسیحی محبت میں باندھتا ہے؛

بس قرابتی والی رفاقت ہے

آکاش کی مانند ہے۔

اپنے باپ کے تخت کے سامنے،

ہم اپنی پر جوش دُعا کرتے ہیں؛

ہمارا خوف، ہماری اُمید، ہمارا مقصد ایک ہے،

ہماری تسلی اور ہماری فکر ایک ہے۔

جب ہم جدا جدا ہوتے ہیں،

تو ہم اپنے اندر دکھ محسوس کرتے ہیں؛

لیکن ہم پھر ملیں گے..... (یہاں پر کتنے میتھو ڈسٹ، پپسٹ، اور باقی سب ہیں؟)

جو پھر ملنے کی اُمید رکھتے ہیں۔

(669) کیا یہ آپ کیلئے اچھا نہیں ہے؟ جب ہم دوبارہ یہ گیت گائیں، تو پھر آئیں مڑ کر ایک

دوسرے سے ہاتھ ملائیں۔

اس سے پہلے.....

اپنے پیچھے والے سے، سامنے والے سے، اپنے دائیں بائیں والے، شخص سے ہاتھ ملائیں۔

.....تخت،

ہم اپنی پر جوش دُعا کرتے ہیں؛

ہماری تسلی اور ہماری فکر ایک ہے۔

جب ہم جدا جدا ہوتے ہیں،

ہم ایک دوسرے سے پیار کریں گے۔

یہ محسوس کرتے ہیں.....

کیا آپ چاہتے ہیں عبادت جاری رکھیں؟ سمجھئے؟ ہم تو اسی طرح سوچتے ہیں۔

..... اندر دکھ محسوس کرتے ہیں؛

لیکن ہم پھر بھی دل سے ملیں رہیں گے، (کیونکہ ایک ہیں)

اور پھر ملنے کی اُمید کرتے ہیں۔

اگر یہاں پر نہیں، تو اُس عظیم دن میں ہم ضرور ملیں گے۔

(670) اب، اے باپ، آج صبح کی ہماری پرستش کو قبول فرما۔ کلام کو لے اور اُسے ایمانداروں

کے دلوں میں بودے۔ ہونے دے یہ ملتے جلتے نہ رہیں، کہ آج اُٹھیں اور کل گر جائیں، بلکہ یہ کلام ہر

ایماندار کے دل میں اپنے ٹکنے کی جگہ بنائے۔ تاکہ وہ یہ جان جائیں، کہ، ”خُدا نے قسم کھا رکھی ہے، اور

دو بے تبدیل چیزیں ہیں۔ اور، خُدا کی دو بے تبدیل چیزیں ہیں، جنکے بارے میں اُس کا جھوٹ بولنا

ممکن نہیں، اور نجات کے وارثوں کے پاس یہ مضبوط اُمید ہے، کہ وہ ہماری جان کا ایسا لنگر ہے، جو

ثابت اور قائم رہتا ہے۔“ تاکہ جان سکیں، کہ، ”خُدا نے قسم کھا کر، ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ پہلی

چیز، یہ ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بول سکتا؛ دوسری چیز، اُسکی قسم ہے جو سب سے اوپر ہے، کہ وہ آخری دن

ہمیں زندہ کرے گا اور ہمیشہ کی زندگی عطا کرے گا۔“ ہم جانتے ہیں، کہ، ”ہم بلائے ہوئے

ہیں، کیونکہ اُس کا فرمان ہے کہ اُس نے ہمیں بنائے عالم سے پیشتر جانا، اور یسوع مسیح کے وسیلے

لے پالک فرزند ہونے کیلئے پہلے سے مقرر کیا۔ اُس نے ہمیں پہلے سے جانا۔ اُس نے ہمیں بلایا۔ اور

جب اُس نے ہمیں بلایا، تو راست باز بھی ٹھہرایا۔“ ہم خود کو راست باز نہیں ٹھہرا سکتے، اسلئے کہ اُس نے

اپنے بیٹے کی موت کے وسیلے ہمیں راست باز ٹھہرایا ہے۔“ اور جن کو اُس نے راست باز ٹھہرایا، اُن کو

پیشگی جلال بھی بخشا۔“ کلام پہلے ہی فرمایا جا چکا ہے۔ اور ہم فقط اپنے راستے پر چل رہے ہیں، اور خوشی

مناتے ہوئے جلال کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں۔

(671) لوگوں کو ایمان عطا کر، اور بخش دے چھوٹی چھوٹی عادات اور دیگر چیزیں جو لوگوں کے

ساتھ چٹھی ہوئی ہیں، آج صبح، اس کلام کے ساتھ جو جان کالنکر ہے، اور ثابت اور قائم ہے چھٹکارا پائیں، ہونے دے کہ اس کلام کے وسیلے یہ آزاد ہو جائیں۔ بخش دے کہ یہ اپنی عادات، اور غصہ کو ترک کر دیں۔ اور دیگر چیزوں کو جھٹک دیں..... کچھ دن بعد ہم اس پیغام کے اگلے حصے تک پہنچیں گے، جہاں پولس نے کہا ہے، ”آؤ ہم بھی ہر ایک بوجھ، اور اُس گناہ کو جو ہمیں آسانی سے اُلجھالیتا ہے دور کر کے، اُس دوڑ میں صبر سے دوڑیں جو ہمیں درپیش ہے؛ اور ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے، یسوع مسیح کو تکتے رہیں، جو سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا، تو بھی بے گناہ رہا۔“ اُسے آزمائے جانے کیلئے چھوڑا گیا، لیکن اُس نے آزمائش کی طرف توجہ نہ دی۔ اور ہم بھی گناہ سے آزمائے جاتے ہیں، لیکن ہم اُس پر توجہ نہیں کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے اندر جو زندگی ہے وہ ہمیشہ کی زندگی کی منزل کالنکر ہے، ہم اپنے دلوں میں اُس مقدس چیز کو تھامے ہوئے ہیں۔

(672) اب، بہت سارے ایسے لوگ ہیں جنہیں شیطان نے بیماریوں میں مبتلا کیا ہے۔ اے باپ، ہم اُن کیلئے دُعا کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ بخش دے کہ، آج جب وہ کلامِ خدا کے پاس سے گزریں..... اس بیش قیمت کلام کے پاس سے جو سنایا گیا ہے، جس کی بائبل گواہی دے رہی ہے، اور خدا کے فرشتے قریب کھڑے ہوئے ہیں، اور سب سے بڑھ کر، عظیم پاک رُوح موجود ہے جو کلام کی گواہی کیلئے کھڑا ہوا ہے۔ اب، اے باپ، آج صبح، جب وہ وعدے کے کلام کے نیچے سے گزرتے ہیں، تو وہ یہاں سے تندرست ہو کر جائیں۔ ان کے بندھن ٹوٹ جائیں، کرسیاں اور۔ اور چار پائیاں جن پر وہ پڑے ہوئے ہیں چھوٹ جائیں، اور وہ تندرست ہو جائیں۔ خداوند، یہ عطا کر۔ بخش دے کہ وہ اگلی عبادات میں شریک ہونے کیلئے آسکیں، اور خوشی مناتے ہوئے، اور یہ دکھاتے ہوئے، اپنے چرچہ میں جائیں، کہ مسیح نے اُن کیلئے کیسے بڑے بڑے کام کیے ہیں۔ ہم یہ خدمت تیرے جلال کیلئے کرتے ہیں، یسوع کے نام میں۔ آمین۔

(673) مجھے آپ سے معذرت کرنی ہے کیونکہ میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا، کہ آج صبح ہم ساتویں باب کا مطالعہ کریں گے، مگر میں اُس تک نہیں پہنچ پایا۔ اور ہمیں یہاں پر۔ پر دُعا یہ قطار کیلئے، کچھ وقت نکالنا پڑا ہے۔ اور اب، خداوند نے چاہا، تو آج رات، ہم ساتویں باب کو لیں گے، اور

دیکھیں گے کہ ملکِ صدق کون تھا۔ کتنے لوگ یہ جاننا چاہیں گے؟ اوہ، ہم ٹھیک اُسکی جانب اسی طرح چلیں گے، اور بالکل یہی سیکھیں گے کہ وہ کون ہے۔ پاک کلام بتاتا ہے کہ وہ کون ہے۔ سمجھے؟

(674) سکوفیلڈ بتاتا ہے کہ یہ ”کہانت کا سلسلہ تھا۔“ پس کہانت کا سلسلہ، کسی آغاز اور اختتام کے بغیر کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ دیکھیں گے، یہ کہانت کا سلسلہ نہیں تھا۔ یہ ایک شخص تھا، ملکِ صدق (اُس کا نام تھا)، ایک شخص تھا۔

(675) دیکھیں، میں کسی کی توہین نہیں کرنا چاہتا، لیکن کرسچن سائنس کہتی ہے کہ پاک رُوح ”ایک تصور ہے۔“ لیکن بائبل کہتی ہے، ”وہ، پاک رُوح ہے۔“ اور وہ اسمِ ضمیر ہے۔ وہ ایک شخص ہے، نہ کہ کوئی تصور ہے۔ وہ ایک شخص ہے۔ یقیناً۔

(676) ملکِ صدق ایک شخص ہے، ایک ایسا شخص جس کی عمر کا نہ شروع ہے اور نہ زندگی کا آخر ہے۔ اُس کا کوئی باپ، یا ماں، یا نسب نامہ نہیں تھا۔ اور اگر خُداوند نے چاہا، تو آج رات، ہم کلام کے وسیلہ، معلوم کریں گے کہ وہ کون ہے۔ کیا آپ اسے پسند کرتے ہیں؟ اوہ! ”تیرا کلام میرے قدموں کیلئے چراغ اور میری راہ کیلئے روشنی ہے۔“ اوہ!

(677) اب، آپ کہتے ہیں، ”بھائی برتنہم، بہر حال میں یہ سب کچھ نہیں سمجھتا۔“ میں بھی نہیں جانتا ہوں۔

(678) لیکن، ایک بار، میں کینٹکی میں کلام سن رہا تھا۔ یہاں بھی کچھ نئے لوگ ہیں، اور کیتھولک اور دیگر مختلف لوگ ہیں، جو کلام کی ان گہری، مشکل ترین باتوں کو نہیں سمجھتے ہیں۔ میں الہی شفا پر منادی کر رہا تھا۔ ایک کم عمر لڑکی ننگے پاؤں چلی آ رہی تھی..... وہ بمشکل پندرہ سال کی بھی نہیں تھی، وہ ایک چھوٹے بچے کو اٹھائے ہوئے تھی، جسے لٹوہ تھا۔ میں نے پوچھا، ”بہن، آپ کے بچے کو، کیا مسئلہ ہے؟“

(679) اُس نے کہا، ”اِس کو جھٹکے لگتے ہیں۔“ وہ نہیں جانتی تھی کہ اُسے، لٹوہ کہتے ہیں۔ وہ اُس کے نام سے واقف نہیں تھی۔

(680) اُس بچاری نے شاید، اپنی زندگی میں کبھی جو تے نہیں پہنے تھے۔ وہ بھی کسی کی پیاری تھی، اُس کے لمبے بال نیچے لٹک رہے تھے۔ اور میں نے کہا، ”کیا آپ ایمان رکھتی ہیں؟“

(681) اور اُس سرمنی آنکھوں والی چھوٹی، بڑکی نے میری طرف دیکھا۔ اُس نے کہا، ”جی ہاں، جناب۔ میں یقیناً ایمان رکھتی ہوں۔“

(682) میں نے ننھے بچے کو اٹھا لیا۔ اور جب میں اُس کیلئے دُعا کر رہا تھا، تو وہ جھٹکوں سے آزاد ہو گیا۔ او۔ ہو۔ اور پھر یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔

(683) اگلے دن، میں ایک پہاڑ کے پہلو میں، گلہریوں کے شکار کیلئے گیا ہوا تھا۔ اور میں نے وہاں پر بیٹھے ہوئے کسی شخص کو گفتگو کرتے ہوئے سنا، کھسر پھسر سنائی دے رہی تھی۔ میں اُدھر کھسک گیا۔ میں گلہریوں کا شکار کر رہا تھا۔ وہ میرے بارے میں گفتگو کر رہے تھے، اور وہاں پر بیٹھے ہوئے، تمباکو چباتے ہوئے تھوک رہے تھے، اور بس، پتے اڑ رہے تھے۔ اب، وہ گزشتہ رات کی، عبادت کے متعلق باتیں کر رہے تھے۔ اُن میں سے ایک نے کہا، ”میں نے اُس بچے کو دیکھا تھا۔ میں آج صبح، وہاں سے گزرا تھا۔ آج صبح، اُسے جھٹکے نہیں لگ رہے تھے۔“ سمجھے؟ اُس نے کہا، ”یہ حقیقت ہے۔“ اور وہ ساتھ ساتھ تھوکتا بھی جا رہا تھا۔

(684) وہ درخت کے ساتھ بندو قوں کو رکھے ہوئے تھے، اسیلے میں نے سوچا بہتر ہوگا کہ مجھے اپنی موجودگی ظاہر کر دینی چاہیے۔ آپ جانتے ہیں، کہ، اُنکے درمیان جھگڑے بھی ہوتے ہیں۔ پس، میں اُس طرف چلا گیا۔ میں نے کہا، ”صبح بخیر، بھائیو۔“

(685) اور وہ ایک بڑے قد و قامت کا آدمی تھا، جو غالباً بول رہا تھا، اور اس طرح، اُس نے منہ میں، ایک طرف تمباکو رکھا ہوا تھا، اور اُس کی لمبی، موٹی سی گردن تھی۔ اُس نے بہت بڑا پرانا سا بیٹ پہنا ہوا تھا، جسے اُس نے اپنے چہرے تک کھینچا ہوا تھا۔ اُس نے ارد گرد دیکھا اور پھر مجھے دیکھا۔ تو اُس نے جھٹکے سے، اپنا بیٹ اتار کر، پرے کر دیا، اور تمباکو نگلتے ہوئے، کہنے لگا، ”صبح بخیر، پارسن۔“ سمجھے؟ جی ہاں، جناب۔ یہ عزت و تعظیم ہے۔ اور یہ سچ ہے۔ اُس کی زندگی کیسی تھی، میں نہیں جانتا، مگر اُس نے اِس طرح کیا۔

(686) چنانچہ، اگلی رات، واپس آتے ہوئے، وہاں ایک آدمی آیا ہوا تھا جو میرے ساتھ کچھ بحث کرنا چاہتا تھا۔ وہ کسی ایسے چرچ جاتا تھا جس کے لوگ الہی شفا پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ،

وہ ایک میتھو ڈسٹ چرچ سے تھا، جو وائٹ ہل کیننگلی میں ہے۔ چنانچہ وہ- وہ وہاں..... وہ باہر کھڑا تھا۔ اُس کے ہاتھ میں ایک لالٹین تھی۔ اور اُس نے کہا، ”مناد صاحب، میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میں اسے قبول نہیں کر سکتا، کیونکہ میں اسے دیکھ نہیں سکتا۔“

(687) میں نے کہا، ”کیا آپ اسے نہیں دیکھ سکتے؟“

(688) اُس نے کہا، ”نہیں۔“ اُس نے کہا، ”میں خود بھی، ایک بیمار آدمی ہوں، مگر“ کہا، ”میں

اسے نہیں دیکھ سکتا۔“

میں نے کہا، ”آپ کہاں رہتے ہیں؟“

اُس نے کہا، ”وہاں پیچھے بگ رینوکس میں رہتا ہوں۔“

میں نے کہا، ”اچھا، تو اب آپ گھر کیسے جائیں گے؟“

اُس نے کہا، ”خیر، میں پیدل گھر جاؤں گا۔“

میں نے کہا، ”کیا آپ اپنا گھر دیکھ سکتے ہیں؟“

اُس نے کہا، ”نہیں، جناب۔“

میں نے کہا، ”آج رات گھپ اندھیرا ہے، اور ابراہم آلود ہے۔“

اُس نے کہا، ”جی ہاں۔“

میں نے کہا، ”پھر آپ گھر کیسے جائیں گے؟“

اُس نے کہا، ”اس لالٹین کے ذریعے۔“

میں نے کہا، ”لالٹین آپ کے گھر کے سارے راستے کو روشن نہیں کر سکتی ہے۔“ میں نے کہا، ”پھر

آپ کیسے گھر جائیں گے؟“

اُس نے کہا، ”اوہ، میں لالٹین کے ساتھ ساتھ چلتا جاؤں گا۔“

(689) میں نے کہا، ”یہ بات ہے۔ اب آپ کے پاس لالٹین کی روشنی ہے، اور ہر بار جب بھی

آپ قدم بڑھاتے جائیں گے، تو روشنی آپ کو آگے آگے راستہ دکھاتی جائے گی۔ اگر آپ چلتے جائیں

گے، تو روشنی بھی آپ کے ساتھ ساتھ چلتی جائے گی۔“

(690) یہی کچھ آپ آج صبح کر رہے ہیں، آپ مسیح کو چاہتے ہیں، جو سردار کا ہن ہے، جو آپ کی بیماریوں، اور تکلیفوں میں، آپ کی جان کی شفاعت کرنے والا ہے۔ آپ شاید اسے سمجھ نہ سکیں۔ ہمیں نہیں معلوم ہے۔ لیکن ہمیں حکم ہے ”کہ نور میں چلتے رہیں کیونکہ وہ نور میں رہتا ہے۔“ آپ روشنی میں ایک قدم بڑھاتے ہیں۔ اور جب آپ کے پاس روشنی ہوگی، تو روشنی مکمل دن کے آنے تک چمکتی رہی گی۔ یہ آپ کے آگے آگے راستہ دکھاتی رہے گی۔

ہم اُس عظیم اور قدیم شاہراہ پر چلتے رہیں گے،
جہاں جہاں بھی میں جاؤں گا یہی بتاؤں گا،
خُداوند، میں پرانے زمانے کا مسیحی بننا چاہوں گا،
جو بھی میں جانتا ہوں اُس سے بڑھ کر یہ چاہوں گا۔
کیا کبھی یہ پرانا گیت سنا ہے؟

پرانے وقت کے مسیحیوں جیسا کچھ بھی نہیں ہے،
مسیحی لوگ محبت دکھانا پسند کرتے ہیں؛
ہم اُس عظیم اور قدیم شاہراہ پر چل رہے ہیں،
جہاں جہاں ہم جاتے ہیں یہی بتاتے ہیں،
خُداوند، میں پرانے زمانے کا مسیحی بننا چاہوں گا،
جو بھی میں جانتا ہوں اُس سے بڑھ کر یہ چاہوں گا۔

(691) میں اسے بے حد پسند کرتا ہوں۔ ٹھیک ہے۔ اب ہم بیماریوں کیلئے دُعا کرنے جا رہے ہیں۔ اور ہم یہ نہیں..... ہم یہ دعویٰ نہیں کرتے ہیں کہ ہم کسی بیمار کو شفا دے سکتے ہیں۔ اگر ہم ایسا کہیں گے، تو ہم غلطی کریں گے۔ یہاں پر موجود ہر بیمار شخص پہلے ہی شفا پا چکا ہے۔ یہ بات کلام فرماتا ہے۔ ”اُس کے مار کھانے سے ہم نے شفا پائی۔“ کیا یہ سچ ہے؟

(692) ہر گنہگار جو یہاں پر موجود ہے، اگر کوئی ایسا ہو، تو یسوع مسیح کی موت کے وقت سے ہی نجات پا چکا ہے۔ لیکن جب آپ کے سامنے موقع موجود ہو تو پھر آپ مر نہیں سکتے ہیں، آپ کو بس

اُس کی حضوری میں جا کر اُسے قبول کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی وقت کیلئے یہ تیار کیا گیا ہے۔ آپ کو ابھی اسے قبول کرنا چاہیے۔ اگر آپ خون سے دور ہیں، تو آپ کیلئے کچھ بھی نہیں..... آپ کی عدالت پہلے ہی ہو چکی ہے، کیونکہ آپ کی عدالت اُس سلوک کے سبب ہوئی جو آپ نے خُداوند یسوع مسیح کے کفارے کے ساتھ کیا ہے۔ سمجھئے؟ آپ وہیں..... آپ وہیں اپنی عدالت کر لیتے ہیں۔

(693) ”حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب گھائل کیا گیا، اور اُس کے مار کھانے سے ہم نے شفا پائی۔“ اسلئے، آپ کو شفا دینے کیلئے، میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ کی شفا کیلئے، کلیسیا کے پاس کچھ نہیں ہے۔ ہم ایک ہی بات کیلئے دُعا کر سکتے ہیں اور وہ یہ ہے، کہ آپ کا ایمان ناکام نہ ہو جائے، آج صبح آپ مذبح پر آکر مسیح کو اپنا شافی قبول کریں، بالکل اُسی طرح جیسے اُسے اپنا نجات دہندہ قبول کیا ہے۔ اور بغیر کسی وجہ کے کریں..... کیونکہ خُدا معجزات کرتا ہے۔ وہ بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے۔ اور اس ٹیمر نیکل میں، اندھے، بہرے، گونگے، سب شفا پاتے ہیں۔ اگر ایسا ہو یا نہ ہو، ہم پھر بھی اُسے، ہر حال میں قبول کرتے ہیں۔ کئی باریہ کام رویا کے وسیلے بھی ہوتے ہیں۔

(694) آپ میں سے کتنے لوگ تین، یا چار تو ار پہلے یہاں پر موجود تھے، جب وہ آدمی یہاں آیا تھا، جو نابینا تھا اور مفلوج بھی تھا، اور توازن برقرار نہ ہونے کی بدولت اُسے ایک کرسی پر بٹھایا گیا تھا؟ اس سے پہلے کہ میں گھر سے روانہ ہوتا، میں نے اُسے ایک رویا میں دیکھا، ”کہ یہاں ایک آدمی آئے گا، جس کے سیاہ بال، سفید ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ اُسکی بیوی تقریباً ساٹھ سال کی ہے، لیکن وہ پرکشش نظر آنی والی عورت ہے۔ وہ روتی ہوئی آگے آئے گی،“ اور اپنے شوہر کیلئے مجھ سے درخواست کرے گی۔“ اور مجھے واپس آکر اُسکے شوہر کیلئے دُعا کرنی پڑے گی۔“ وہ ٹھیک وہاں بیٹھا تھا۔

(695) اور میں آیا۔ اور میں نے یہاں پر موجود بھائیوں میں سے کسی سے کہا، ”اسکو دیکھو۔“

(696) اور جب ہم مذبح کی جانب گئے، تو دوسرے لوگ دُعا کر چکے تھے۔ جب میں دُعا کرنے کیلئے گیا، تو میں آگے بڑھ کر پھر وہیں پر آ گیا۔ اور اُس کی بیوی اُٹھی اور بالکل اُسی طرح آنے لگی جیسے خُداوند نے بتایا ہوا تھا کہ یہ یوں ہوگا۔ لوگ دیکھ رہے تھے، کہ آیا یہ اُسی طرح پورا ہوگا۔ پس یہ کبھی ناکام نہیں ہوا۔ اور چنانچہ جب وہ چلا.....

(697) بعد میں معلوم ہوا، کہ اُسکو برڈز آئی، انڈیانا کے، ایک آدمی، ڈاکٹر اکیرمین نے، یہاں پر بھیجا تھا؛ وہ ایک کیتھولک شخص ہے، اور اُسکا لڑکا سینٹ مین ریڈی خانقاہ میں پریسٹ ہے۔ اور ڈاکٹر اکیرمین شکار کے کام میں میرا شرکت دار رہا ہے، اُسی نے اس شخص کو یہاں پر بھیجا تھا۔ اور خُداوند نے مجھے دکھایا تھا کہ ایک سیاہ بالوں والا شخص اسے بھیجے گا، لیکن میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے۔

(698) میں نے کہا، ”کیا وہ شخص ڈاکٹر اکیرمین تھا؟“

(699) اُس نے کہا، ”وہی تھا۔“ سمجھے؟ اور پھر وہ شخص.....

(700) میں نے کہا، ”یہ خُداوند یوں فرماتا ہے۔“ اور نیچے چلا گیا۔ اور میں نے کہا، ”جناب، کھڑے ہو جائیں۔“ وہ ناپینا تھا اور کھڑا نہیں ہو سکتا تھا..... وہ..... اور۔ اور تو وزن خراب ہو چکا تھا۔ اور وہ کھڑا ہو کر خود کو سنبھال نہیں سکتا تھا۔ سمجھے؟ اور وہ کئی سالوں سے اسی حالت میں تھا، وہ مایوز اور سب جگہوں پر جا چکا تھا۔ جونہی اُس کیلئے دُعا کی گئی، وہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور وہ، اپنے قدموں پر چل کر گیا تھا۔

(701) پہلے اُس نے کہا، ”میں آپ کو دیکھ نہیں سکتا۔“ اور پھر چلا اُٹھا، ”ہاں، میں دیکھ سکتا ہوں۔“ اُس کی آنکھیں بھی کھل گئیں تھیں، وہ آرتھوڈکس تھا، اور اُس کی بیوی، پریس بیٹرین تھی۔

(702) کچھ لوگ سوچتے ہیں کہ ”پریس بیٹرین، اور آرتھوڈکس لوگ چلاتے نہیں ہیں۔“ آپ کو اُنھیں ایسا کرتے سننا چاہیے۔ یقیناً۔ وہ چلا رہے تھے اور ایک دوسرے کو گلے لگا رہے تھے۔ وہ پلٹا اور اپنی وہیل چیئر کو لیا، اور چلتا ہوا گیا اور وہ سیڑھیاں بھی اُتر گیا، جیسے کوئی عام شخص اُتر سکتا ہے، وہ دیکھ سکتا تھا اور۔ اور بول بھی سکتا تھا، اور وغیرہ وغیرہ۔

(703) ایک دن، مجھے اُس کا خط ملا، یا کال موصول ہوئی تھی۔ میرا خیال ہے، کہ بھائی کا کس اُس کے پاس گیا تھا۔ اور کہا، ”کہ اُس کی آنکھوں میں جلن کا احساس ہو رہا ہے۔“ یقیناً۔ آپ جانتے ہیں، اُس کے اعصاب، اُس کی بصارت کے اعصاب پرورش پارہے ہیں اور واپس زندگی کی طرف آرہے ہیں، اور اپنی جگہ واپس لے رہے ہیں۔ کیونکہ لعنت کو دور کر دیا گیا تھا۔

(704) اگر آپ فطرت کو اُسکی اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے دیں، اور اُس کے آگے کوئی بھی

رکاوٹ حائل نہ کریں، تو پھر یہ۔ یہ اپنے پورے اثر میں کام کرے گی۔ اگر آپ اپنے بازو کو کس کر باندھ دیں، اور خون کی گردش روک دیں، تو آخر کار آپ کا ہاتھ مردہ ہو جائے گا۔ اب، اگر آپ اُس کو آزاد رہنے دیں، تو، وہ فطری طور پر بالکل درست رہے گا۔ لیکن اگر کسی چیز نے فطرت میں مداخلت کی۔ تو پھر، آپ اُسے تلاش نہیں کر سکتے ہیں، تو پھر ڈاکٹر بھی اُسے جان نہیں سکتا ہے۔ وہ صرف دو چیزوں کے ذریعے کام کرتا ہے: جیسا وہ دیکھتا ہے، اور جیسا وہ محسوس کرتا ہے۔ وہ صرف اُن کی مدد سے کام کرتا ہے: یعنی جو کچھ وہ دیکھتا ہے اور جو کچھ وہ محسوس کرتا ہے۔

(705) اگر وہ کسی مسئلے کو دیکھ نہیں سکتا، تو پھر یہ روحانی معاملہ ہوتا ہے۔ اور اس کیلئے، صرف ایک ہی، کام ہو سکتا ہے؛ کہ ہم دُعا کریں، مسیح لعنت کو دُور کر دیتا ہے، اور ابلیس کو دُور بھگا دیتا ہے، اور مریض تندرست، اور اچھا ہو جاتا ہے۔ اور بالکل ٹھیک ہو جاتا ہے، یہ کام اسی طرح ہوتا ہے۔ ”وہ میرے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے۔“ کیا یہ سچ ہے؟ یہ کلیسیا کے ساتھ ایک وعدہ ہے۔ یہ اختیار کا وعدہ ہے۔ یہ کیا ہے؟ یہ، ہمارے ساتھ اُسکی حضوری ہے۔ اب، جو چیز آج صبح ہمیں کامل بننے کیلئے تیار کرتی ہے، وہ چیز بالکل اُسی طرح کریں جیسے اُس نے کی تھی، کیونکہ ہم ابھی تک پردے میں ہیں۔ سمجھے؟ لیکن ہم میں وہ احساس ہے جو ہمیں بتاتا ہے، ”اوہ، جی ہاں۔“ سمجھے؟

(706) اور جب آپ اپنی شفا کو قبول کر لیتے ہیں، پھر خواہ پردہ کچھ بھی کہے، وہی ہوتا ہے جو کلام نے کہا ہے۔ سمجھے؟ یہ بات ہے۔ اور۔ اور کلام ہمیشہ ہر ایک چیز پر غالب آتا ہے۔ خُدا کا کلام ابدی ہے!

(707) سارہ کو دیکھیں، اُس کی کوکھ مردہ تھی، اور وہ نوے سال کی تھی، اور اپنے شوہر کے ساتھ اپنی سولہ یا سترہ سال کی عمر سے رہ رہی تھی، لیکن کوئی اولاد نہ تھی؛ ابرہام بھی، سوسال کا ہو چکا تھا۔ خُدا نے توجہ کی اور اُنھیں بچہ عطا کیا۔ سمجھے؟ اسیلئے کہ، اُنھوں نے ایمان رکھا تھا۔ اُنھوں نے اُن چیزوں کو جو نہیں تھیں، ایسے بلا لیا گو یا وہ موجود ہیں۔ عزیزو، آج صبح بھی اُسی طرح داخل ہوں۔

(708) اور آج رات کیلئے، ہم توقع کرتے ہیں..... اگر آپ سب ہمارے پاس تشریف لائے ہیں، تو آج صبح ہم آپکی موجودگی سے خوش ہیں۔ پس خُدا آپ کیساتھ ہو۔ اور اگر آپ آج شام شہر

میں موجود ہوں، تو آج شام کی عبادت میں آپکو دیکھ کر ہمیں خوشی ہوگی، جس میں ہم ملکِ صدق کے بارے میں پیغام دیں گے۔ لیکن اگر آپ یہاں موجود نہ ہوں، اور آپ کے اپنے چرچ کی عبادت ہو، تو آپ اپنے میں چرچ جائیں۔ وہ۔ وہ آپ کی ڈیوٹی کی جگہ ہے۔ اگر آپ کسی چرچ کا حصہ ہیں، تو آپ وہاں پر جائیں۔ یہ تو چھوٹا سا ٹیئر نیکل ہے جہاں ہم جمع ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ رفاقت کرتے ہیں۔ اب، خداوند آپ کو برکت دے۔

(709) عظیم طبیب اب قریب ہے، اب اس کی دھن بہن گیرٹی ہمارے لیے بجائیگی۔ کوئی یہاں ہے جو دُعا کروانا چاہتا ہے؟ جو لوگ دُعا یہ قطار میں آنا چاہتے ہیں، وہ اپنا ایمان مسیح پر رکھیں، اور اپنا ہاتھ اٹھائیں۔ ٹھیک ہے۔ اگر آپ چاہیں، تو آپ چرچ کی اس طرف قطار بنائیں۔ بھائیو، اگر آپ چاہیں، تو آپ کرسیوں کو تھوڑا سا سمیٹ لیں، تاکہ ہمیں یہاں کچھ جگہ مل جائے اور لوگوں کو اس طرف سے لاسکیں۔ اس طرف سے آئیں۔

(710) اور اب گیت گاتے ہیں، اور پھر ہم دُعا کریں گے۔ میں خدام حضرات سے درخواست کرنا چاہتا ہوں، کہ خواہ وہ، کسی بھی تنظیم سے یا کلیسیا سے ہیں، اگر آپ الہی شفا پر ایمان رکھتے ہیں، تو کیا آپ بیماروں کیلئے دُعا کرنے کیلئے، میرے ساتھ اس پلیٹ فارم پر کھڑے ہوں گے؟ آپ کو یہاں دیکھ کر ہمیں خوشی ہوگی۔ آپ خواہ کسی بھی تنظیم سے ہیں، یا کسی بھی تنظیم سے نہیں ہیں، جیسے بھی ہیں، آپ کو یہاں دیکھ کر ہمیں خوشی ہوگی۔ کیا اب آپ، دُعا کیلئے اوپر آئیگی؟ پس اوپر آجائیں اور میرے ساتھ کھڑے ہو جائیں۔



بھائی نیول، پس آپ تیل لیکر یہاں تشریف لے آئیں۔

عبرانیوں، چھٹا باب 3

(HEBREWS, CHAPTER SIX 3)

URD57-0915M

عبرانیوں کی کتاب کی سیریز

یہ پیغام برادر ولیم میرٹن برتنہم کی جانب سے، بنیادی طور پر انگلش میں اتوار کی صبح، 15 ستمبر، 1957، برتنہم ٹیمرنیکل جیفرسن ویل، انڈیانا، یو۔ ایس۔ اے۔ میں دیا گیا، جو کہ ٹیپ ریکارڈنگ سے لیا گیا اور بلا اختصار انگلش میں چھاپا گیا تھا۔ یہ اردو ترجمہ وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے شائع اور تقسیم کیا گیا ہے۔

URDU

©2023 VGR, ALL RIGHTS RESERVED

وائس آف گاڈ ریکارڈنگز، پاکستان آفس

E/227 ڈیفنس ویو، فیز II، کراچی 75500، پاکستان

فون: 0092-21-35891078

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org

حق اشاعت کی اطلاع

تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب ذاتی استعمال کیلئے گھر میں پرنٹر کے ذریعے چھاپی جاسکتی ہے، اور بلا قیمت تقسیم کی جاسکتی ہے، جو کہ یسوع مسیح کی خوشخبری پھیلانے کا ایک وسیلہ ہے۔ اس کتاب کو نہ ہی بیچا جاسکتا ہے، نہ ہی بڑے پیمانے پر دوبارہ چھاپا جاسکتا ہے، نہ ہی کسی ویب سائٹ پر لگایا جاسکتا ہے، اور نہ ہی اسے کسی تلافی کے نظام میں ڈالا جاسکتا ہے، نہ ہی دوسری زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی بغیر وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے واضح تحریری اجازت نامہ کے علاوہ کسی فنڈ وغیرہ کا اصرار کیا جاسکتا ہے۔

برائے مہربانی، مزید معلومات کیلئے یا دیگر دستیاب مواد کیلئے رابطہ کریں:

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org